ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر ۱۶

القول الجمیل

مع شرحہ

شفاء العلیل

باہتمام کمترین محمد قمر الدین ابن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی

در مطبع قیومی واقع کانپور مطبوع گردید

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اما بعد عاجز بندہ گنا ہو نسے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہے کہ بعض خاص احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اُردو مین کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلق بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرلین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالیقدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاے طریقت کے اشغال مین ہے لیاقت نہین رکھتا لیکن بفحواے اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہے کہ ملائکہ زبانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو انکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین[1] پھر جب حقتعالی فرشتون کو شاہد کرکے فرماتا ہے کہ مین نے

---

[1] یہ مختصر ہے حدیث دراز کا اسکے آگے یون ہے کہ جب فرشتے جناب باریتعالی مین جاتے ہین تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار عالم حالانکہ وہ سب جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجھ کو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لا حول پڑھتے ہین پس فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا دیکھا ہے انھون نے مجھ کو عرض کرتے ہین فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا انھون نے تجھ کو پس فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہو اگر دیکھین وہ مجکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ تجکو تو ہوویں وہ بہت کرنے والے عبادت تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا مانگتے ہین مجھ سے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجھ سے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھی ہے انھون نے بہشت عرض کرتے ہین فرشتے قسم ہے اسکی اے رب ہمارے نہین دیکھی انھون نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ اسکو تو بہت ہون اسپر حرص کرنیوالے اور بہت طلب کرین اسکو اور بہت کرین اسمین رغبت پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے کہ پناہ مانگتے ہین وہ دوزخ سے فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا دیکھا ہے انھون نے دوزخ کو کہتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہین دیکھا انھون نے اسکو فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ اسکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ اس کو تو بہت ہون اس سے بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تم کو تحقیق مین نے بخشدیے گناہ اُن کے پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتون مین سے کہ فلانا شخص انمین تھا کہ نہین تھا ذکر کرنیوالونمین سے سواے اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے فرماتا ہے اللہ تعالی هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنی ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین انکا انتھی یہ حدیث مشکوۃ کے باب ذکر اللہ عزوجل مین بخاری سے نقل کی ہے ۱۲ منہ

انکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ الٰہی تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو انکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا تو حقتعالی فرماتا ہی کہ ہمنے اُسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ جانیوالا شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی نظم

سیہ دل بستہ کار گو مین ہون لیکن
یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے
فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا
کہ اس دل مین ہے تو تیرے صادقون کا

اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے مصرع وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ[۱] بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اسکے احکام اور شرائط مین فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین فصل چوتھی مشائخ قادریہ کے اشغال مین فصل پانچوین مشائخ چشتیہ کے اشغال مین فصل چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین فصل ساتوین مآل کار اشغال یعنی تحصیل نسبت مین فصل آٹھوین عزائم اور اعمال مین فصل نوین عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین فصل دسوین وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین فصل گیارھوین سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا سو اسطے کہ ترجمہ کرنیسے سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور انکے خلف الرشید علامۂ عصر مسند وہر مولانا شاہ عبد العزیز کے اس کتاب پر صحیح بائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کیواسطے انکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کردیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہونگے اور اسکا شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل نام رکھا حق تعالی اس ترجمہ کو اپنے مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمائش اور مصحح اور سائر اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

[۱] یعنی زمین کے لیے بزرگون کے پیالے سے حصہ ہی کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے مین سے زمین پر ڈالدیتے مین نظر کے دفع کیلیے یہ بسبب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہی کہ کیا عجیب ہی مجھ کو بھی ان کے برکات مین سے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ لفیضان الانوار متھیئۃ لایداع المعارف والاسرار سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وبعث الانبیاء المصطفین الاخیار داعین وھادین الی طرق اکتسابھا بالطاعات والاذکار اور بھیجا انبیائے برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے ثم جعل لھم ورثۃ یقومون بعلمھم ورشدھم من العلماء الراسخین الابرار پھر حقتعالی نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو انکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں ولا تزال منھم طائفۃ قائمین علی الحق لا یضرھم من خذلھم من الاشرار اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے انکو ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو شریر انکے معاند اور منکر ہونگے وجعلھم سرجا یھتدی الناس بھا فی ظلمات الطبیعۃ الی قرب الجبار اور حقتعالی نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قرب کی طرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید فقد رشد و لہ النعیم المقیم والجنات والانھار سو جس کا کہ دل بیدار ہو یا اسنے کلام حق کو سنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پا گیا اور اسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہاریں ومن اعرض وتولی فقد غوی وھوی ولہ الجحیم والحمیم وما لہ من انصار اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہو اور کوئی اس کا مددگار نہیں نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی

اور اُس سے مدد چاہتے ہین اور اُس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی
برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اسنے بھٹکایا
اسکا کوئی راہ بتانیوالا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سواے اللہ کے جو اکیلا ہی اُسکا کوئی
ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفے اسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ
نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر[۱] اور نذیر کرکے حق تعالی اُنپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور انکی آل اور اصحاب پر اور
برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا أَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَةِ اللهِ الْكَرِيمِ
وَلِيُّ اللهِ بْنُ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ تَغَمَّدَهُمَا اللهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيمِ وَجَعَلَ مَآلَهُمَا إِلَى النَّعِيمِ الْمُقِيمِ[۲]
هٰذِهِ فُصُولٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى أُصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَشَائِخِنَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ
وَالْجِيلَانِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَسَمَّيْتُهَا **بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي**
بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بعد حمد و صلوۃ کے کہتا ہی بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم
کا ان دونون کو اللہ ڈھانپ دے اپنے فضل بڑے مین اور اُن دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہرا دے
یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور سپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہی یعنی
دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہی راضی ہو اللہ
تعالی اُن سے اور ان فصلون کا **قول جمیل فی بیان سواء السبیل** مین نے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی
ہی اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہی بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہی اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کیواسطے تھی اور اب ایک

---

[۱] بشیر خوشخبری دینے والے مومنون کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈر سنانے والے کافرون کے ساتھ دوزخ کے ۱۲

[۲] کہ وہ جنت ہے اور نعمتین اوسکی ۱۲

مقصد میں منحصر ہی اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ؕ حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اُسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا تو عنقریب اسکو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَهٗ تَارَۃً عَلَی الْهِجْرَۃِ وَالْجِهَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَةِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرِکَةِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم و صلوٰۃ - حج - زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اَنَّهٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُهُمْ یَسْقُطُ سَوْطُهٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهٖ فَیَاْخُذُهٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اسپر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نکریں سو ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اُسکا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اسکو اٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی

سلہ اگر تامل کیجے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلیے اجمالا ہوتی ہی اسلیے کہ پیر کے آگے توبہ گناہوں سے کرتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ احکام شرع شریف کے بجالاونگا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر یا جو یہ جسپر بسم کے بیعت کرے اور ارادہ اڑے رہنے کا گناہوں پر ہی تو وہ البتہ بیفائدہ ہی کہ ایک امر کے لئے بھی نہوئی پس حضرت مصنف رحمۃ اللہ کی وہی مراد ہی کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ ق

سوال ذکرناھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ
اور جسمین کچھ شک اور شبہ نہین وہ یہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق
عبادت اور اہتمام کے بہ سبیل عبادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور
مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال باہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہ نہین بقی انہ صلی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا
الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى
جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ باقی
رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تھے اسکی زمین مین اور عالم تھے اسکے جو اللہ تعالی نے اتارا قرآن
اور حکمت کو اتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور نجاست کی پاک کرنیوالے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا
وہ خلفا کیواسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے
سنت ہوا **ف** علمائے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ
أَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ أَنَّهَا مَقْصُورَةٌ عَلَى قَبُولِ الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِي تَعَادُّهُ الصُّوفِيَّةُ
مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَ
هٰذَا صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ شَاهِدًا عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَرِيرٍ عِنْدَ
مُبَايَعَتِهِ فَقَالَ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَأَنَّهُ بَايَعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَاشْتَرَطَ أَنْ لَا
يَخَافُوا فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَيَقُولُوا بِالْحَقِّ حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يُجَاهِرُ الْأُمَرَاءَ وَالْمُلُوكَ
بِأَنْوَاعِ الْإِنْكَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ الْاِجْتِنَابَ
عَنِ النَّوْحَةِ إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ بَابِ التَّزْكِيَةِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم سے ہے سو بعضے لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر

قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہیں
اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اسکے جو ہم مذکور کرچکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت
ارکان اسلام پر اور کاہے تمسک بالسنت پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہے اس پر کہ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی انکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے
ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت کی قوم انصار سے سو یہ شرط کرلی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر
کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں رہیں سو انمیں سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رد
اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت لی اور شرط کرلی کہ نوحہ کرنے
سے پرہیز کریں انکے سوا بہت امور میں بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کے ہیں **ف** تو صاف ثابت ہوگیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں فَالْحَقُّ اَنَّ
الْبَیْعَۃَ عَلٰے اَقْسَامٍ مِنْہَا بَیْعَۃُ الْخِلَافَۃِ وَمِنْہَا بَیْعَۃُ الْاِسْلَامِ وَمِنْہَا بَیْعَۃُ التَّمَسُّکِ بِحَبْلِ
التَّقْوٰی وَمِنْہَا بَیْعَۃُ الْہِجْرَۃِ وَالْجِہَادِ وَمِنْہَا بَیْعَۃُ التَّوَثُّقِ فِی الْجِہَادِ تو حق یہ ہے کہ بیعت
چند قسم پر ہے یعنی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے
کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی کَانَتْ بَیْعَۃُ الْاِسْلَامِ
مَتْرُوْکَۃً فِیْ زَمَنِ الْخُلَفَاءِ اَمَّا فِیْ زَمَنِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْہُمْ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ
فِیْ اَیَّامِہِمْ کَانَ غَالِبًا بِالْقَہْرِ وَالسَّیْفِ لَا بِالتَّالِیْفِ وَاِظْہَارِ الْبُرْہَانِ وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَۃً وَاَمَّا فِیْ
غَیْرِہِمْ فَلِاَنَّہُمْ کَانُوْا فِی الْاَکْثَرِ ظَلَمَۃً فَسَقَۃً لَا یَہْتَمُّوْنَ بِاِقَامَۃِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونیکی بیعت
خلفا کے زمانے میں متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا

ف بعضی یہ شبہہ پیش کرتے ہیں کہ اگرچہ کئی طرح کی بیعتیں حضرت سے ثابت ہوئیں لیکن صحابۂ کرام کے وقت میں سوا بیعت اتباع اور
اغزا کے اجرا نپائی تو معلوم ہوا کہ بیعت توبہ کی کچھ اصل نہ تھی ورنہ خلفا کے زمانہ میں بھی جاری رہتی یہ شبہہ بھی فاسد ہے اسلیے کہ جب حضرت سے ایک فعل
ثابت ہے اور کے فعل کی کیا حاجت رہی حضرت متبوع ہیں اور صحابہ تابع ہیں علاوہ اسکے اور حضرت علی و حضرت ابوبکر سے صوفیہ کے سلاسل میں یہ بیعت بھی ثابت
ہے یہ اکابر سے جو [illegible] کرتے ہیں اور ایک جواب مفصل یہ ہے کہ [illegible] احاجی مولانا محمد قطب الدین خان مرحوم

اسلام مین انکے ایام مین اکثر بہ سبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام
کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کیوقت مین چنانچہ
خلفاے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ انین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت
سنن دین مین کوشش بلیغ نہ کرتے تھے کذالک بیعۃ التمسک بحبل التقوی کانت متروکۃ
اما فی زمان الخلفاء الراشدین فلکثرۃ الصحابۃ الذین استناروا بصحبۃ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وتادبوا فی حضرتہ فکانوا لا یحتاجون الی بیعۃ الخلفاء واما فی زمن غیرھم
فخوفا من افتراق الکلمۃ وان یظن بھم مبایعۃ الخلافۃ فتھیج الفتن وکانت الصوفیۃ
یومئذ یقیمون الخرقۃ مقام البیعۃ ثم لما اندرس ھذا الرسم فی الخلفاء انتھز الصوفیۃ
الفرصۃ وتمسکوا سنۃ البیعۃ واللہ اعلم اور اسیطرح تقوی کی بیعت تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا مین
متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانہ مین تو بہ سبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے
تھے بہ سبب صحبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہو گئے تھے آپکی حضور مین تو انکو کچھ حاجت
نہ تھی خلفا کی بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے
کی اور اس خوف سے کہ بیعت کرنیوالون کیساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اٹھے بیعت مذکور
متروک تھی اور اسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہ
رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرت صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر
سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو
حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنیسے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے
کہ جو سنت مردہ کو جلا دے تو اسکو اسکا اجر ملیگا اور ان لوگونکا بھی اسکو اجر ملیگا جو اس سنت پر چلین

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اسکی غایت اور منفعت اور اسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہے ولعلک
تقول اخبرنی عن البیعۃ ماھی واجبۃ ام سنۃ ثم ما الحکمۃ فی شرعھا ثم ما شرط

مَنْ يَّاخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ وَمَا نَكْثُهٗ ثُمَّ هَلْ يَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَّاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ كَثِيْرِيْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اور

مسنون ہونا بیعت

شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاْثِيْمِ تَارِكِهَا وَلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى تَارِكِهَا فَكَانَ كَالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے

جواب سوال اول

سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکے سبب سے حقتعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمۂ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہوگیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ يَّضْبُطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَةَ فِي النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّيَنْصِبَهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَكَمَا اَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَيْنِ بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُّضْمَرَةٌ فَاُقِيْمَ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهٗ اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی

حکمت بیعت

جواب سوال دوم

امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت
اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضاے مخفی کے کر دیا فکذالک التوبۃ
والعزیمۃ علی ترک المعاصی والتمسک بحبل التقوی خفی مضمر فاقیمت البیعۃ
مقامہما سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی
تو بیعت کو اسکے قائم مقام کر دیا واما المسئلۃ الثالثۃ فتشترط من یاخذ البیعۃ امور احدھا
علم الکتاب والسنۃ ولا ارید المرتبۃ القصوی بل یکفی من علم الکتاب ان
یکون قد ضبط تفسیر المدارک او الجلالین او غیرھما وحققہ علی عالم وعرف
معانیہ وتفسیر الغریب واسباب النزول والاعراب والقصص وما یتصل بذلک
اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن
اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا شرط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ
تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا انکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اسکو
تحقیق کر لیا ہو اور اسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے
قریب ہی اسکو جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت
احکام مستنبطہ قرآنی کی ومن السنۃ ان یکون قد ضبط وحقق مثل کتاب المصابیح وعرف
معانیہ وشرح غریبہ واعراب مشکلہ وتاویل معضلہ علی رای الفقہاء اور حدیث
کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی
دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی
بنا بر راے فقہاے دین کے معلوم کر چکا ہو **ف** مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہین

---

۱ - اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہو گئے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرت مومن ۱۲

۲ - اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت بیع مین تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیر ذالک ۱۲

۳ اور اسی پہ احکام دائر ہوے اپنے وجوب ایفاے عہد اور حرمت عہد شکنی وضروری ۱۲ -

جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے
یا دوسری حدیث اسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہ اسی
طرح مینے مصنف قدس سرہ سے سُنا۔ مترجم کہتا ہی مصنف نے بلفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضین تابع
مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا کہ اسنے
ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْأَسَانِيدِ أَلَا تَرَى
أَنَّ التَّابِعِينَ وَأَتْبَاعَهُمْ كَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُودُ
حُصُولُ الظَّنِّ بِبُلُوغِ الْخَبَرِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین
علم قرآن مین اختلافات قرات کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ
تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہونچ جانے حدیث کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو یہی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث
مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک
سے رہجاوے اور مرسل وہ ہی جو اخیر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے
چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے
بھی حاصل ہو ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ انکو یہ دولت قریبہ خداداد
کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کیواسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث
اور استنباط احکام کیواسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی وَلَا بِعِلْمِ الْأُصُولِ وَالْكَلَامِ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ
وَالْفَتَاوَى۔ اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوونکے یاد رکھنے کا
مکلف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد
نہین بلکہ صور سفر وصنہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ
جزئیات فقہ بر کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین انکا حفظ مشروط ہی وَإِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِأَنَّ الْغَرَضَ
مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِرْشَادُهُ إِلَى تَحْصِيلِ السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ

وراء اِلٰهِ الرَّذائل واكتساب الحمائد ثُمَّ امتثال المسترشد بہ فی کل ذالک فمن لم یکن عالماً کیف یتصوّر منه هذا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہم نے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہی کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا اسکو خلاف شرع سے اور اسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤن کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا ان کو جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان امور سے نہوگا اس سے یہ کیونکر متصور ہو گا

ف مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ برعکس ہوگیا ہی فقرائے جہال کو اسوقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی[۱] یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدون کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین انکے کلام سے بھی غافل ہین کہ وہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَةُ الْمَشَائِخِ عَلٰی اَنْ لَا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشائخ کا قول اسپر کہ وعظ نہ کرے لوگونکو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث کی ہو یعنے روایت کی ہو استاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلًا صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَهْرًا طَوِیْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَیْهِمْ وَکَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰی اَنْ تَکْفِیَهٗ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور انسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو

---

[۱] کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہین جسنے نہ یاد کیا ہو قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارے اور یہ کسب ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی ان ہی کا قول ہی کل طریقة ردته الشریعة فهو زندقة یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ بیشک کفر ہی اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت اسکا نور ورع اسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اسطرح کا کہ تفحص کرے اسکو ظاہر کتاب اللہ اور تیسرے یہ کہ نہ باعث ہو اسکو کرامت اوپر ہتک حرمت محارم اللہ تعالی کے انتہی اور بہت سے اقوال بزرگان دین مثل انکے ہی کے منقول ہین چنانچہ جامع التفاسیر کے صفحہ ۱۱ پر تفصیل لکھے گئے ہین جو چاہے اسمین دیکھ لے ۱۲

اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہے کہ اسقدر معلومات بھی اسکو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِی اَلْعَدَالَۃُ وَالتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَے الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والی کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرتا ہو

ف مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنی بنی نوع کے اقتدائے افعال پہ اور صفائے باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ یَّکُوْنَ زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ مُوَاظِبًا عَلَی الطَّاعَاتِ الْمُؤَکَّدَۃِ وَالْاَذْکَارِ الْمَاثُوْرَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ فِیْ صِحَاحِ الْاَحَادِیْثِ مُوَاظِبًا عَلٰی تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَکَانَ یَادْدَاشْتُ لَهٗ مَلَکَۃً رَاسِخَۃً تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو حافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ یَّکُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْیِهٖ لَا اِمَّعَۃً لَیْسَ لَهٗ رَاْیٌ وَّلَا اِمَّرًا ذَا مُرُوَّۃٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِیُعْتَمَدَ عَلَیْهِ فِیْ کُلِّ مَا یَاْمُرُ بِهٖ وَیَنْهٰی عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ فَمَا ظَنُّکَ بِصَاحِبِ الْمُبَایَعَۃِ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی راے پر نہ کہ مردہر جائی ہردم خیالی جسکو نہ راے ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہوتا کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اس کے بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حقتعالی نے فرمایا کہ گواہی انکی مقبول ہے جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کیساتھ یعنی جب شاہدونمین عدالت شرط ہوئی تو بیعت

لینے والے مرشدین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ حقتعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اسکی علامات ظاہرۂ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین بطریق اولی ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ یَّکُوْنَ صَحِبَ الْمَشَایِخَ وَتَاَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِیْلًا وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّکِیْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا یُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاَی الْمُفْلِحِیْنَ کَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا یَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ غَیْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک اور انسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٓہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جب تک مراد پانے والونکو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابناے جنس کی شارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اُنکے کمالات پیدائشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی کمال ہی اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا یُشْتَرَطُ فِیْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْکَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِکْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْکَمَالِ وَالثَّانِیْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِیْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا نُوْرُ الْقَنَاعَةِ بِالْقَلِیْلِ وَالْوَرَعِ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین اس مین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور

خوارق عادات کی اور ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہو مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہو اور دھوکا کھائیو اس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب کمال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے انکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہو کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور ریشہ مکر اور رشتہ سے بچنا ضرور ہو **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا جیسا کہ صوم وصال اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑ و پیر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا دَاعِيًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهٗ فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہو کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہو کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور جہاد فی الطاعات کا اُسکے حق مین کیا ذکر ہو وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يُّجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَوُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہو کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اُن سے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ

جواب سوال چہارم

شرائط مرید

اَحَدُهَا بَیعَةُ التَّوبَةِ مِنَ المَعَاصِی وَالثَّانِی بَیعَةُ التَّبَرُّکِ فِی سِلسِلَةِ الصَّالِحِینَ بِمَنزِلَةِ سِلسِلَةِ اَسنَادِ الحَدِیثِ فَاِنَّ فِیهِمَا بَرَکَةً وَالثَّالِثُ بَیعَةُ تَاکُّدِ العَزِیمَةِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمرِ اللّٰهِ وَتَرکِ مَا نَهٰی عَنهُ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَتَعلِیقِ القَلبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ الاَصلُ اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طرح پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہرا اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الاَوَّلَانِ فَالوَفَاءُ بِالبَیعَةِ فِیهِمَا تَرکُ الکَبَائِرِ وَعَدَمُ الاِصرَارِ عَلَی الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّکُ بِالطَّاعَاتِ المَذکُورَةِ مِنَ الوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّکثُ بِالاِخلَالِ فِی مَا ذَکَرنَا اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد ہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالوَفَاءُ البَقَاءُ عَلٰی هٰذِهِ الهِجرَةِ وَالمُجَاهَدَةِ حَتّٰی یَکُونَ مُتَنَوِّرًا بِنُورِ السَّکِینَةِ وَیَصِیرَ ذٰلِکَ دَیدَنًا لَهُ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً بَعدَ ذٰلِکَ قَد یُرَخَّصُ فِیمَا اَبَاحَهُ الشَّرعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالاِشتِغَالِ بِبَعضِ مَا یَحتَاجُ اِلٰی طُولِ التَّعَهُّدِ کَالتَّدرِیسِ وَالقَضَاءِ وَالنَّکثُ بِالاِخلَالِ فِی ذٰلِکَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اسکی عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے بلا تکلف تو اسحالت کے نزدیک گاہے اسکو اجازت دیجاتی ہی اسمین جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول ہونے کے بعضے ان کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوجاتی ہی جیسے درس کرنا علم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے وَاَمَّا المَسئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعلَم اَنَّ تَکرَارَ البَیعَةِ مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ

وسلم ماثور وکذالک عن الصوفیۃ اما من التشخیص فان کان بظہور خلل فیمن بایعہ فلا باس وکذالک بعد موتہ او غیبتہ المنقطعۃ واما بلا عذر فانہ یشبہ التلاعب یذھب بالبرکۃ ویصرف قلوب الشیوخ عن تعہدہ واللہ اعلم اور چھٹے سوال کے جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اس پیر مین جس سے بیعت کر چکا ہی تو کچھ مضائقہ نہین اور اسی طرح اسکی موت کے بعد یا اسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسری مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہی کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کے دلون کو اس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہی واللہ اعلم یعنی اسکو ہر جائی اور ہر دم خیالی سمجھ کر اس پر التفات نہین فرماتے ہین۔ واما المسئلۃ السابعۃ فاعلم ان اللفظ الماثور عن السلف عند البیعۃ ان یخطب الشیخ الخطبۃ المسنونۃ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت یہ ہی کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے وھی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ[1] ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اسکا یہ ہی سب تعریف اللہ کو ہم اسکی حمد کرتے ہین اور اس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اسنے بہکایا اسکو کوئی راہ بتانیوالا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور اسکی کہ محمد بندے ہین اللہ کے اور اسکے رسول رحمت بھیجے اللہ ان پر اور انکی آل پر اور انکے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثم یلقنہ الایمان الاجمالی فیقول قل آمنت باللہ

---

[1] حصن حصین مین بعد الا اللہ کے وحدہ لا شریک لہ بھی ہی ۱۲

جواب سوال ششم · جواب سوال ہفتم

وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَاتِ
وَسَلَّمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر
بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ
کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا
رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سواے اسلام کے اور بیزار ہوا سب
گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق
نہین سواے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکا بندہ ہے اور اسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَائِہٖ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ
اسْتَطَعْتُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؎ پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ مین نے بیعت کی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے انکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین
سواے اللہ کے اور مقر محمد رسول ہے اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور
رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہو گی اسکی راہ کی **ف** استطاعت سبیل
سے مراد زاد اور راحلہ ہے ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَائِہٖ
عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِیَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِیَ بِبُھْتَانٍ اَفْتَرِیْہِ بَیْنَ یَدَیَّ
وَرِجْلَیَّ وَلَا اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ
خلفاے حضرت کے اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرونگا اور زنا نہ کرونگا
اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے اسکو افترا
کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کرون گا امر مشروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن

؎ یہ کنایہ ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤن گا ۱۲-

مجیدین منصوص ہر ثم یتلوا الشیخ ہاتین الاٰیتین یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۵ پھر مرشد ان دو آیتونکو پڑھے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جولوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت ان کے ہاتھون پر ہر سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہر کہ اسنے اپنی ذات کی مضرت کیواسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اسکو اجر عظیم عنایت کریگا **ف** پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہر مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ انکے ہمعصر ایک عالم نے انسے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہر چنانچہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسپر دلالت کرتا ہر اور عمل صالح بھی مراد نہین ہو سکتا کہ وہ تقوے مین داخل ہر اسواسطے کہ تقوی عبارت ہر امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ عطف کا مغائرت ہین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہر اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہر پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہر ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہر وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثم یدعوا لنفسہ وللتلمیذ وللحاضرین فیقول بارک اللہ لنا ولکم ونفعنا وایاکم پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے

سلہ قولہ الوسیلۃ ما یتوسلون بہ الی ثوابہ والذی منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ وفی الحدیث الوسیلۃ منزلۃ فی الجنۃ ۱۲ بیضاوی الوسیلۃ ما یقربکم الیہ من طاعتہ ۱۲ جلالین ۱۲

اور حاضرین کے واسطے سو یون کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہونچاوے ہمکو اور تمکو ولا باس ان یلقنہ فیقول قل اخترت الطریقۃ النقشبندیۃ او القادریۃ او الچشتیۃ المنسوبۃ الی الشیخ الاعظم والقطب الافخم خواجہ نقشبند او الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی او الشیخ معین الدین السنجری اللھم ارزقنا فتوحھما واحشرنا فی زمرۃ اولیاءھما برحمتک یا ارحم الراحمین اور اس مین کچھ مضائقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مین نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ معین الدین سنجری یعنی سیتانی کی طرف خدا وندا ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سمعت سیدی الوالد یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوۃ والسلام یدی بین یدیہ فانا اصافح عند البیعۃ علی ھذہ الصورۃ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مین نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مین نے آپسے بیعت کی سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر پیر سے فرماتے ہین کہ کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہی اسی طرح عمرو بن العاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اما بیعۃ النساء فبان یأخذ الشیخ طرف ثوب والتی تبایع طرفہ الآخر واللہ اعلم اور عورتون کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ۔

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَربِیَةِ السَّالِکِینَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا یَجِبُ اَن یَتَغَیَّرَ فِیهِ العَقِیدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امرُؤٌ فِی سُلُوکِ طَرِیقِ اللّٰهِ فَمُرهُ اَوَّلًا بِتَصحِیحِ العَقَائِدِ عَلٰی مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِن اِثبَاتِ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِیعِ صِفَاتِ الکَمَالِ مِنَ الحَیٰوةِ وَالعِلمِ وَالقُدرَةِ وَالاِرَادَةِ وَغَیرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهِ نَفسَهُ وَثَبَتَ بِهِ النَّقلُ عَنِ المُخبِرِ الصَّادِقِ عَلَیهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِینَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اسکو عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہو کوئی معبود برحق نہین سواے اُسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سواے انکے اور صفات مین کہ حقتعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ انکے اور نقل اسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے مُنَزَّهٍ مِن جَمِیعِ سِمَاتِ النَّقصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الجِسمِیَّةِ وَالتَّحَیُّزِ وَالعَرَضِیَّةِ وَالجِهَةِ وَالاَلوَانِ وَالاَشکَالِ ایسا واحد ہو جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے جسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہو وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الاِستِوَاءِ عَلَی العَرشِ وَالضِّحکِ وَاِثبَاتِ الیَدَینِ فَنُؤمِنُ بِهِ عَلَی الجُملَةِ ثُمَّ نَکِلُ تَفصِیلَهُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَفَلَم البَتَّةَ اَنَّهُ لَیسَ کَمِثلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیرِهِ بَل لَیسَ کَمِثلِهِ شَیءٌ وَهُوَ السَّمِیعُ البَصِیرُ ۵ وَنَعلَمُ اَنَّهُ شَیءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالٰی کَمَا اَثبَتَ فِی مُحکَمِ کِتَابِهِ اور وہ جو وارد ہوا ہی استوار علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر

پھر اسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہی استواء علی العرش
سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اسکی استواء وغیرہ مین ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا
کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استواء علی العرش ایک چیز ثابت ہی
اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اسنے اپنی کتاب محکم مین اسکو ثابت کیا ہی **ف** مترجم کہتا ہی صفات متشابہ
مین یعنی استواء وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور
تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجیے امام مالک نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہی اور کیفیت اسکی مجہول
ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق قرار دینا پڑے
ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَّوُجُوْبِ اتِّبَاعِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَمَرَ وَنَہٰی وَتَصْدِیْقِہٖ فِیْ کُلِّ مَا
اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰہِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِیِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ
وَالرُّؤْیَةِ وَالْقِیَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا ثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ
بِہِ الرِّوَایَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و
مولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا
جسمین کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور
معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب
قبر اور سوا سے ان کے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت
سے ثابت ہی اور روایت اسکی صحیح ہی ثُمَّ یَتْلُوْہُ النَّظَرُ فِی اجْتِنَابِ الْکَبَائِرِ وَالنَّدَمِ
مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے
مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْکَبِیْرَةَ کُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَیْہِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ فِی الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ

ف یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھین تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہی ویسا اسکے استواء مین نہین لازم
آتا وہ پاک ہی مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق۔

اَلصَّحِیْحَۃِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ اَوْ سُمِّیَ مُرْتَکِبُہٗ کَافِرًا کَقَوْلِہٖ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰی مُرْتَکِبِہٖ حَدٌّ کَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَۃِ وَقَطْعِ الطَّرِیْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ کَانَ مُسَاوِیًا اَوْ اَکْثَرَ شَرًّا مِنْ ھٰذِہِ الْمَذْکُوْرَاتِ فِیْ حُکْمِ بَدَاھَۃِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جس پر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اس کے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا ہی کہ جسنے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی کہ جس کے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْھَا الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْعِبَادَۃِ وَالْاِسْتِعَانَۃِ فِی الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَیْرِھِمَا وَاِلَی التَّوْبَۃِ مِنْھُمَا الْاِشَارَۃُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کیساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنا روزی اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی حقتعالی کے اس قول مین اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ **ف** مولانا نے حاشیہ اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانہ مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خاص خدا کے واسطے مخصوص ہین انکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضی کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاصکر تیری ہی عبادت کرتے مین اور خاصکر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حقتعالی کو خاص ہوئی تو سواے خدا کے اورونکی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص

تفصیل گناہ کبیرہ اشراک باللہ

استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو
غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم
اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات
ثلثہ مخصوص بخدائے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ
اولیا کو حقتعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو انسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو انکا جواب یہ ہے کہ اگر تم
سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک
اور غیب اور شہادت انکے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کے حاجات سے مطلع ہین اور مشکلکشائی
کی قدرت رکھتے ہین سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو انکی کج بحثیون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین
حقتعالی اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کجروی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ
الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہے کاہن کا **ف** کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت
کرکے اخبار غیبی لوگونکو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی
تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع
کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَاسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ
ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتونکو بد کہنا اور انکار کرنا اور مسخر کرنا ان
حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف** مولانا نے فرمایا ضروریات دین[1] وہ امور ہین جو قرآن مجید
اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہون وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ
کبائر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَ
قَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو
اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ
وَالْغَصْبُ وَالْغُلُوْلُ وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ

[1] جیسے حشر اور نشر اور جنت اور دوزخ اور وزن اعمال اور گذرنا پلصراط پر وغیر ذلک ۱۲ ق

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا[1] اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اُن کی خدمت نہ کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد[2] مین کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغلخوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافرون سے دوستی کرنا انکے خیرخواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر مین داخل ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رضی نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور نسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدۂ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پاؤن مین یعنے جہاد مین

[1] اور ایسے ہی نیک دبرے لو تہمت زنا وغیرہ کی لگانی کذافی کتب الفقہ ۱۲ ق

[2] جب تک کہ کافر دو گنے ہون اور جب دو گنون سے زیادہ ہون تو بھاگنا جائز ہے کذا فی الکتب الدینیۃ ۱۲ ق

تفسیر ... تعداد و تفصیل کبائر

صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی[1] حقتعالی اپنے کرم سے ہم کو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ رَفَعَ طَرِيقَةً مَامُورَةً فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہی جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہووین کے طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ بِهِمْ اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب او ہیئات اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور شاکرہ سوائین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعض امر واجب ہی اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق مالیک[2] اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو انکو صحیح اور ٹھیک کرے وجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَامُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيبُ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ

---

[1] ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا باوجود فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور علم خلاف شرع دنیا اور رغبت کرنی کا فرون سے وغیر ذلک صریح قرآن و حدیث مین وعید ابنر مذکور ہین بس یہ تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲

[2] مولانا نے فرمایا عرب بولتے ہین فلان حسن الملکہ ہے جب کہ وہ اپنے لونڈی غلامون سے حسن سلوک کرتا ہو حدیث مین وارد ہی لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ یعنی جو مالک سے بدسلوکی کرے جنت مین نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ

عَلَی التِّلَاوَۃِ وَذِکْرِ الْاٰخِرَۃِ وَالْمُوَاظَبَۃِ عَلٰی مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّکْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَأَدَّبَ بِھٰذِہِ الْاٰدَابِ
حَانَ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَۃِ وَیَجْتَھِدَ فِیْ تَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظْرِ اِلَیْہِ بِبَصَرِ
الْقَلْبِ وَاِنَّمَا تَرَکْنَا بَیَانَ ھٰذِہِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدِّمَۃِ اِسْتِنَانًا لَّھَا وَاِعْتِمَادًا عَلٰی فَھْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ
الْمُتَتَبِّعِ لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَالْفِقْہِ وَالْکُتُبِ الْمُتَوَسِّطَۃِ فِی السُّلُوْکِ مِثْلِ رِیَاضِ الصَّالِحِیْنَ وَالْمُخْتَصَرَۃِ
فِی الْعَقِیْدَۃِ کَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِیَّۃِ وَمَنْ لَّمْ یَتَیَسَّرْ لَہٗ تَتَبُّعُھَا فَلْیَاْخُذْھَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ پھر بعد
ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے ان اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب
وغیر ذلک مین ماثور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کے
اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون
پر اور مساجد پر پھر جبکہ سالک ان آداب مذکورہ کیساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے
اشغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کیساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنیکا اور اسکو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی
سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل انکو بہت جانکر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا
کرکے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ
عقائد یا شرح عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابون کا میسر ہو وہ کسی عالم
سے دریافت کرلے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جانکر ترک کیا
انکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور
مراد بیان ایمانسے ورع اور تقوی کا مرادف ہو تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ
انکا بیان یون ہو کہ خدا پر ایمان لانا اور اسکے صفات پر اور اسکے غیر کو حادث جاننا اور اسکے ملائکہ پر
اور اسکی کتابون پر اور اسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حقتعالی سے محبت رکھنی
اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے محبت رکھنی اور انکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہو اور
آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کیواسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق خلاص

تفصیل شعب ایمان

ہی مین داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع مین داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبے مین داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑ جانا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت[۵۱] کرنی اور خلق مین اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد[۵۲]

---

۵۱ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ ۱۲

۵۲ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہو اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت مین داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہو مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہو (خرچ کردن در حق او ۱۲) اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا[ف] اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہو شیخ جلال الدین (سیوطی ۱۲) نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم (نام کتاب ۱۲) مین فرمائی ہو واللہ اعلم۔

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِی مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہو قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید مین خدا راضی رہے انسے اور انکے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہو اور مجالس مین انکا ملفوظ ہو اور اصل طریقہ قادریہ اسمین مفصل موجود ہو فَاَقُوْلُ مَا یَقُوْلُوْنَہٗ اَلْجَھْرُ بِذِکْرِ اللّٰہِ[۵۲]

ف[۱] یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہو اگر محفل مین سے کوئی بھی جواب نہ دیگا تو سب گنہگار ہونگے اور یہی حکم ہو سلام کے جواب کا ۱۲ [۵۲] ذکر جہر مذہب حنفی مین بدعت ہو مگر اسجگہ کہ اسمین ذکر جہر آیا ہو مثل اذان وغیرہ کے اسمین بدعت نہین ہو اور ماسوا اسکے بدعت ہو چنانچہ فتح القدیر مین ہو والاصل فی الاذکار الاخفاء والجھر فیھا بدعۃ انتھی یعنی اصل اذکار مین چپکے ذکر کرنا ہو اور پکار کر کرنا اذکار کا بدعت ہو جہان کہین بدعت کو مطلق چھوڑتے مین بدعت سیئہ مراد ہوتی ہو چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابون کی عبارتون سے معلوم ہوتی ہو اور غایۃ البیان شرح ہدایہ مین ہو لان الجھر بالتکبیر بدعۃ لقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انتھی یعنی پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ انتہی اور کما کفایہ شرح ہدایہ مین ان الجھر بالتکبیر بدعۃ فی کل وقت الا فی المواضع المستثناۃ یعنے جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہو ہر وقت مین مگر گنتی جگہ مین اور تصریح کی ہو قاضیخان نے اپنے فتاوی مین ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع کیا انکا اسپر صاحب مصفی نے اور فتاوی علامیہ مین ہو ویمنع الصوفیۃ من رفع الصوت والصفق یعنی منع کیا کرتے مین صوفیہ بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور برہان شرح مواہب الرحمن مین ہو ان رفع الصوت بالذکر بدعۃ یعنی بلاشبہہ بلند کرنا آواز کا ساتھ ذکر کے بدعت ہو واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخفیۃ ودون الجھر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی مین گڑگڑا کر اور مارے خوف کے پست سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث مین ذکر جہر ثابت ہوا ہو بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہو چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ مین یہ لکھا ہو ۱۲ آیۃ الجمال اشغال قادریہ

تعالیٰ والمراد بہذا الجہر ہو غیر المفرط فلا منافاۃ بینہ وبین ما نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا الحدیث

سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہی جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ رہی اسکے جواز مین اور اسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اسطرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یون ہی بروایت ابو موسیٰ اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہی اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت قرب سے ورنہ حقتعالیٰ حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بیقیاس ÷ ہست رب الناس را با جان ناس ÷ کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فمنہ اسم الذات اما الضرب الواحدۃ وصفتہ ان یقول اللہ بالشدۃ والمد والجہر بقوۃ القلب والحلق جمیعا ثم یلبث حتی یعود الیہ نفسہ ثم یفعل ہکذا وہکذا سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کیساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے واما الضربتین وصفتہ ان یجلس جلسۃ الصلوۃ ویضرب الجلالۃ مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ فی القلب ویکرر ذلک بلا فصل وینبغی ان تکون الضربۃ لاسیما القلبی بقوۃ وشدۃ لیتاثر القلب ویجتمع الخاطر خواہ ذکر دو ضربی ہو اسکا طریقہ یہ کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب ہی کہ ضرب خصوصا قلبی قوت اور سختی کیساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور دسوسہ مندفع ہو واما بثلث ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا فیضرب مرۃ فی الرکبۃ

لہ - قولہ اربعوا ای اعتدلوا یقال ربع القامۃ اذا کان معتدلہا ای ارفقوا بہا بالاجتناب عن الجہر المفرط ۱۲ من مولانا عبد العزیز قدس سرہ -

الیمنٰی وَامَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَلٰکِنَّ الثَّالِثُ اَشَدُّ وَاَجْھَرُ
خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری
بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو
وَاِمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَیَضْرِبَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی
الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّۃً اَمَامَہٗ وَلٰکِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْھَرُ خواہ ذکر چہار
ضربی ہو اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو
وَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَھُوَ کَلِمَۃُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَیُغْمِضُ عَیْنَیْہِ وَیَقُوْلُ لَا کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ سُرَّتِہٖ ثُمَّ یَمُدُّھَا حَتّٰی یَبْلُغَ اِلَی الْمَنْکِبِ
الْاَیْمَنِ یَقُوْلُ اِلٰہَ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ یَضْرِبُ اِلَّا اللّٰہُ بِالشِّدَّۃِ وَالْقُوَّۃِ
وَیُلَاحِظُ نَفْیَ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ اَوِ الْمَقْصُوْدِیَّۃِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتَھَا لَہٗ تَبَارَکَ
وَتَعَالٰی اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اسکا یہ ہے
کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اسکو نکالتا ہے پھر اس کو
کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پہونچے پھر الٰہ کہے گویا اسکو دماغ کی جھلّی سے نکالتا ہے پھر الا اللہ
کو دلپر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کے نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات
اسکا ذکر مقدس میں دھیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین
کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی موجود کی د
لَعَلَّکَ تَقُوْلُ مَا الْحِکْمَۃُ فِی اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِیْدَاتِ وَمُرَاعَاۃِ اَمَاکِنِھَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ
الْاِنْسَانُ عَلَی التَّوَجُّہِ اِلَی الْجِھَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰی اِیْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ فِیْ نَفْسِہٖ
الْاَحَادِیْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا ھٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّہِ اِلٰی غَیْرِ نَفْسِہٖ وَلِیُجَاعَ خُطُوْرُ
الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَۃِ لِیَتَدَرَّجَ مِنْہُ اِلٰی قَصْرِ التَّوَجُّہِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے

طریقہ ذکر نفی و اثبات

ضربات اور تشدیدات کے شرط کرتے ہین اور کیا فائدہ ہی انکے مکانات کی مراعات مین تو مین جواب
مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازونکی طرف کان لگانے
پر اور اسپر مجبول ہی کہ اسکے دل مین باتین اور خطرات گھوما کرین تو علمائے طریقت نے یہ طریقہ نکالا
اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ
اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگجاوے **ف** مولانا حاشیے مین فرماتے
ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات
مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی بعضی صورت مین کسر
نفس ہی اور بعضے مین خشوع اور خضوع ہی اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہی اور
بعضے مین نشاط ہی اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرٹے پر ہاتھ رکھکر کھڑے
ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے کہ ایسے ہیئات مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی
اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات
سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ
الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِیَّةِ فَفِیْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِی الْوَحْدَةِ
اور لائق ہی کہ اہل سلوک جمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کیواسطے بطریق جمعیت
کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا
الذِّكْرِ الْجَلِیِّ وَشُوْهِدَ فِیْهِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِیِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ انْبِعَاثُ
الشَّوْقِ وَاطْمِیْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِیْثِ النَّفْسِ وَاِیْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ
مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اسکا نور اسمین دکھائی دے تو اسکو ذکر خفی کا حکم کیا
جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل مین چین آنا اور احادیث
نفس یعنی وسواس کا دور ہونا اور حقتعالی کو اسکے ماسوا پر مقدم رکھنا وَمَنْ دَاوَمَ عَلٰى ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ

۱؎ کیونکہ یہ جملہ زائد آیا ہی حضور مع اللہ کے حاصل کرنیکا جیسے علم صرف و نحو آلہ ہی معین پڑھنے عبارتون کلام اللہ و حدیث شریف کا لبتہ دینیکا

فِی کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اَرْبَعَ اٰلَافِ مَرَّۃٍ مَعَ تَقْدِیْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ اَسْلَفْنَاھَا وَیَسْتَمِرُّ عَلٰی ذٰلِکَ شَھْرَیْنِ اَوْ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یُشَاھِدُ فِیْہِ الْاٰثَارَ لَا مُحَالَۃَ سَوَاءٌ کَانَ غَبِیًّا اَوْ ذَکِیًّا اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم وَاَمَّا الذِّکْرُ الْخَفِیُّ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّھَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّغْمِضَ عَیْنَیْہِ وَیَضُمَّ شَفَتَیْہِ وَیَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ سُرَّتِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ وَمِنْ صَدْرِہٖ اِلٰی دِمَاغِہٖ وَمِنْ دِمَاغِہٖ اِلَی الْعَرْشِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ ھَابِطًا عَلٰی تِلْکَ الْمَنَازِلِ کَمَا صَعِدَ عَلَیْھَا فَھٰذِہٖ دَوْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَمِنْ اَھْلِ ھٰذَا الشَّاْنِ مَنْ یَّزِیْدُ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہے اور اُن صفات کیساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان ہی منزلون پر جیسا کہ انپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین **ف** توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُہٗ اَمَّا الذِّکْرُ فِی الْجَھْرِ وَاَمَّا بِاَنْ یَّکُوْنَ مُنْبَسِطًا مُّطَّلِعًا عَلٰی اَنْفَاسِہٖ فَاِذَا خَرَجَ النَّفْسُ بِطَبِیْعَتِہٖ مِنْ غَیْرِ قَصْدِہٖ وَاِرَادَتِہٖ قَالَ مَعَ خُرُوْجِہٖ لَا اِلٰہَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِہٖ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ الْاَکَابِرُ

بیان ذکر خفی اور ذکر دورہ

وَهٰذَا پَاسُ اَنْفَاسٍ وَلَهٗ اَثَرٌ عَظِيْمٌ فِيْ نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی
اور اثبات ہی اور طریقہ اسکا یا اسطرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار
ہو جاوے اپنے دم پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اسکے
باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان سے کہے لا اِلٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے
کے ساتھ ہی اِلَّا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہی کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اس کا بڑا
اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہی شعر اگر تو پاس داری
پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راہ ٭ نرسی در مقام اِلَّا اللہ
رباعی در ذات مقدست کسی راہ نیست ٭ در عین جلال ہیچکس آگہ نیست ٭ سرمایۂ رہروان کہ رہش
طلبند ٭ جز گفتن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نیست ٭ فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ
اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ
عَزِيْمَتِهٖ اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ
فِي السُّلُوْكِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر
ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہی اور
غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کیجانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور ہمت کا جمع جانا اسی
کی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ
فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي
الْجَنَانِ وَيَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرَ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ
يَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ
فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہی اور
جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا
دل مین خیال کرے اور اسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہی اور اسکی تحقیق

اور ثبوت کی کیا صورت ہو پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سواے اس کے کوئی
خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اس مین استغراق متحقق ہوا ور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا
سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اس طرح ڈوب جانا کہ سواے اسکے
کوئی چیز دھیان مین نہ رہے اس کو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِیْهَا قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث
ہی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اسکو دیکھ
رہا ہی سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فَیَتَلَفَّظُ السَّالِكُ اَللّٰهُ حَاضِرِیْ
اَللّٰهُ نَاظِرِیْ اَللّٰهُ مَعِیْ اَوْ یَتَخَیَّلُ فِی الْجَنَانِ ثُمَّ یَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰی وَنَظَرَهٗ وَمَعِیَّتَهٗ تَصَوُّرًا
جَیِّدًا مُسْتَقِیْمًا مَعَ تَنْزِیْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتّٰی یَسْتَغْرِقَ فِیْ هٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان سے
کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری
اور نظر اور اسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے
جہت اور مکان سے یہانتک کہ تصور کو جاوے کہ اسمین ڈوبجاوے اَوْ یَتَصَوَّرُ كَلِمَۃَ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ
وَیَتَصَوَّرُ مَعِیَّتَهٗ قَائِمًا وَّقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ یا اس آیت کا
تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یعنے حقتعالی تمھارے ساتھ ہی جہان کہین کہ تم ہو اور اسکے ساتھ ہونے
کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین
اَوْ یَتَلَفَّظُ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اَوْ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَوْ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ اَوْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ
مُفِیْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان
اللہ کی ذات ہی یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اسکو دیکھتا ہی یا اس
آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب تر ہین انسا نکی رگ گردن سے یا اس آیت
کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوے ہی یا اس آیت کا دھیان کرے

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہی وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا اس آیت کا مراقبہ کرے ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حقتعالی اول ہی اس سے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہی جو بعد فناے عالم باقی رہیگا ظاہر ہی باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہی باعتبار اپنی ذات کے اسکی حقیقت کوئی نہین سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہین وَمَا الْمُفِیْدُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَھِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَہٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَآءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلَّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُہٗ وَھَیْئَتُہٗ وَیَتَصَوَّرُ اللّٰہَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی ھٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّہٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہوجانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہی وہ مراقبہ اس آیت کا ہی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہی وہ نیست ونابود ہونے والا ہی اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہی اور اسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہی کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور یہی راکھ ہوگیا جس کو ہوائین اڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹگئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پہ دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہی کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین سیدا ولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے تدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وکذلک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے

ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہان کہین کہ تم ہو گے موت تم کو پالیگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فَاِذَا ظَہَرَ اٰثَارُ الْمُرَاقَبَۃِ فِی الطَّالِبِ وَشُوْہِدَ نُوْرُہٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیِّ پھر جب اثر مراقبہ کا طالب حق مین ظاہر ہوا اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے

ف توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کیجانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر درین نوعے از شرک پوشیدہ ہست ٭ کہ زیدم بیازرد و عمروم بخست فَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ مَا یَتَلَفَّظُ بِہٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ الْمُرَاقَبَۃُ اور جان رکھو اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَۃِ عَلٰی مَا ہِیَ عَلَیْہِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِی خَلْوَۃٍ وَیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِہٖ وَیَتَطَیَّبَ وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَۃِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِہٖ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ خَلْفَہٗ ثُمَّ یَدْعُو اللّٰہَ اَنْ یَّکْشِفَ عَلَیْہِ الْوَاقِعَۃَ الْفُلَانِیَّۃَ بِجُہْدِ ہِمَّتِہٖ ثُمَّ یَشْرَعُ فِی اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّۃً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ وَمَرَّۃً فِی الْاَیْسَرِ وَمَرَّۃً خَلْفَہٗ وَمَرَّۃً بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَجِدَ فِی نَفْسِہِ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا وَیُوَاظِبَ عَلٰی ذٰلِکَ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَنَحْوَہَا مَعَ الْخَلْوَۃِ فَاِنَّہٗ یُکْشَفُ عَلَیْہِ اَلْبَتَّۃَ قُلْتُ ہٰذَا مَا قِیْلَ وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْہُ شَیْءٌ لِمَا فِیْہِ مِنْ اِسَاءَۃِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرلے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین رکھے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالے سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اسپر ظاہر کردے پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایکبار دا ہنے مصحف پر ضرب لگاوے یعنی جھکے ۱۲ اور ایکبار بائین پر

اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگا دے یہانتک کہ اپنے دلمین کشائش اور نور کو پاوے اور رات
دن مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا
کچھ کہا ہی کہنے والون نے اور میرے دلمین اس سے کچھ تردد ہی اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہی مصحف
مجید کے ساتھ وَالَّذِی اخْتَارَہٗ سَیِّدِی الْوَالِدُ فِی ھٰذَا الْبَابِ اَنْ یَذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی بِھٰذِہٖ
الْاَسْمَاءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ مَعَ مُرَاعَاتِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَۃِ اَمَّا کَمَا وَضَعْنَا
فِی الذِّکْرِ بِضَرْبَۃٍ وَّاحِدَۃٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسمائے ثلثہ سے یا علیم یا مبین
یا خبیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اسطرح جیسا ہمنے ذکر یکضربی مین بیان کیا ہی یا اسطرح
جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل
اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہی وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا لِلْکَشْفِ
الْاَرْوَاحِ بِھٰذِہِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَۃِ اَنْ تَضْرِبَ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِی
الْاَیْسَرِ قُدُّوْسٌ وَّفِی السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَفِی الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نے کہا ہی کہ
جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہی شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنے طرف سبوح
کی ضرب لگا وے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگا وے اور
دل مین والروح کی وَلِتَحْصِیْلِ الْاُمُوْرِ الْمُھِمَّۃِ الصَّعْبَۃِ بِھٰذِہِ الشُّرُوْطِ اَنْ تُصَلِّیَ فِی اللَّیْلِ
مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ تَضْرِبَ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا وَھَّابُ تَفْعَلُ ذٰلِکَ اَلْفَ مَرَّۃٍ
اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انہی شروط مذکورہ کیساتھ یہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز پڑھے
جسقدر اسکے واسطے مقدور ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگا وے اور بائین طرف یا وہاب کی اسی
طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ تَضْرِبَ اللّٰہَ فِی الْقَلْبِ وَلَا اِلٰہَ

---

۱ سچ فرمایا حضرت مصنف نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ مسنونہ مین بھی حاصل ہے ۱۲ ق

إِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَالْحَيُّ فِي الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَالْقَيُّومُ فِي الْأَيْسَرِ اور انشراح
خاطر اور درد دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہی کہ اللہ کی ضرب دل مین لگا وے اور لا الہ الا ھو کی اسطرح
ضرب لگا وے جیسے ہم نے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور
القیوم کی ضرب بائین طرف لگا وے وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ
مَرِيضٍ أَوْ دَفْعِ جُوعٍ وَتَوْسِيعِ الرِّزْقِ أَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهِ فِي
الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى فَلْيَذْكُرْ بِذَالِكَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَيْنِ أَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ أَوْ أَرْبَعٍ فَيَقُولُ يَا
شَافِي أَوْ يَا صَمَدُ يَا رَزَّاقُ وَيَا مُذِلُّ إِلٰى غَيْرِ ذَالِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ اور جب اللہ عزوجل سے دعا
کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی
اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنیٰ سے طلب کرے سو اُس نام کو دو ضرب یا تین ضرب
یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاء بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین
یا صمد یا کشائش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اس کے اور اسماے
الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے لطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم۔

فصل پانچوین

فِي أَشْغَالِ الْمَشَايِخِ الْجِشْتِيَّةِ وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ خُوَاجَهْ مُعِينِ الدِّينِ
حَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَجِشْتُ قَرْيَةُ شُيُوخِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ یہ فصل
ہی مشائخ چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین
اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہی خدا راضی رہے اُنسے اور اُن کے
سب پیرون سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے
عمدہ اولیا مین ہین اُن کے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے۔ منقول ہی کہ جب
خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِيبُ اللّٰهِ مَاتَ فِي

حُبِّ اللّٰہِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا وَقَالُوْا جَاءَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی اَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلَی اللّٰہِ وَاَفْضَلِہَا عِنْدَ اللّٰہِ وَاَسْہَلِہَا
لِعِبَادِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِمُلَازَمَۃِ الذِّکْرِ فِی الْخَلْوَۃِ
فَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کَیْفَ اَذْکُرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَمِّضْ عَیْنَیْکَ وَاسْمَعْ مِنِّیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَعَلِیٌّ یَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ الْحَسَنَ
الْبَصْرِیَّ وَھٰکَذَا حَتّٰی وَصَلَ اِلَیْنَا وَھٰذَا الْحَدِیْثُ اِنَّمَا وَجَدْنَاہُ عِنْدَ ھٰؤُلَاءِ الْمَشَائِخِ وَ
عَلٰی قَوَانِیْنِ اَھْلِ الْحَدِیْثِ فِیْہِ بَحْثٌ طَوِیْلٌ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہون
سے زیادہ نزدیک ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اُسکے بندون پر
آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت
مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکہ ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور
مجھسے سن تین بار سو آن حضرتؐ نے تین بار فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے
پھر علی مرتضیٰؓ نے تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور آنحضرتؐ اسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؓ نے
یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہونچا مصنف نے فرمایا
کہ اس حدیث کو تو ہم نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر اسمین
طویل بحث ہی **ف** مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہو کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہو
اور بہ شدت منقطع ہی اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰؓ سے باعتبار تاریخ کے ثابت
نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ مترجم کہتا ہی فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس
روایت کا مشکل ہی لیکن اولیاے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہو کہ اس حدیث کو

پایۂ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نہ کیجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بشرط عدالت رُوات حدیث مرسل بھی حجت ہی واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُّلَقِّنَ تِلْمِیْذًا اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَھُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَأْمُرُہٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَھِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَۃِ زَھْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَبَابٌ تَحْتَانِیٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مُرید کی تلقین کرنے کا تو اُسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن ہو تو بہتر ہی پھر اُس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنے اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسیر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجھ کو نہ گذرے اور معلوم کرائے طالب کہ تیرا دل رکھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو اُنگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ[1] کے اور اُس کے دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا **ف** مصنف نے حاشیہ مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِیُّ فَفَتْحُہٗ بِالذِّکْرِ الْجَلِیِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِیُّ فَفَتْحُہٗ بِذِکْرِ الْخَفِیِّ دل کے اوپر کے دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے فَاِذَا اَرَدْتَ الذِّکْرَ الْجَلِیَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ الَّذِیْ یُسَمّٰی کِیْمَاسَ بِاِبْھَامِ قَدَمِکَ الْیُمْنٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا وَسَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُوْلُ ھُوَ عِرْقٌ فِیْ بَطْنِ الرُّکْبَۃِ یَمْتَدُّ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُہٗ بِھٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ یُفِیْدُ نَفْیَ الْخَوَاطِرِ وَجَمْعَ الْھِمَّۃِ وَتَسْخِیْنَ الْقَلْبِ تَسْخِیْنًا عَجِیْبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جسکا کیماس نام ہی اپنے

[1] کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیڑ کے درخت کو کہتے ہین اور یہی درخت صنوبر ہی اور بعضون نے صنوبر درخت سرو ناز کو بھی کہا ہی ۱۲

داہنے پانون کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور مین نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سُنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران کی جانب سے اُتری ہے اور اُس کا اس طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کردیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ

وَاجْلِسْ جَلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدِّ وَالْمَدِّ وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تُشِيْرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَاَلْقَيْتَهُ خَلْفَكَ فَتَتَنَفَّسُ نَفَسًا اٰخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھے بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے پھر کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اُسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰه کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اُسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰه کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرو

يُلَاحِظُ الْمُبْتَدِئُ نَفْيَ الْمَعْبُوْدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُوْدِيَّةِ وَالْمُنْتَهِيْ نَفْيَ الْوُجُوْدِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيْهِ اَنْ يُخَلِّيَ رُبْعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ اور شرط اعظم اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اُسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ پَاسَ اَنْفَاسٍ تَكُوْنُ مُسْتَيْقِظًا

سلہ ظاہر ابتدا سے عبارت عربی یہ ہمزہ رہ گیا ہے یعنی اوجلس ہو تو زیادتی کیلئے واو فقط لفظ مستقبل القبلہ بعد لفظ مترجم کے لکھا کفایت کرتا تھا اُس مطلب کے لیے کہ جو مترجم نے بیان زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ ق۔

وَاقِفًا عَلَى اَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهٖ لَا اِلٰهَ كَاَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهٖ اِلَّا اللّٰهُ كَاَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ فِي قَلْبِهٖ اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہوجا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اُسکے نکلنے کیساتھ لا اِلٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اُسکے داخل ہونے کے ساتھ اِلَّا اللّٰہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قَالُوا وَالرُّكْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيمِ وَمُلَاحَظَةِ صُوْرَتِهٖ قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ اَوْ ذَكِيًّا اِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهٖ مَا هُوَ مَعْبُوْدُهٗ اللّٰهُ فِي مَرْتَبَتِهٖ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ وَسَاَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا تَعْنِي اللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْبِطَ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ عَلَيْهِ وَهُوَ اَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ كَالْمُرَاقَبَةِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کیساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اُسکی صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں حقتعالی کے مظاہر کثیرہ ہیں سو نہیں کوئی عابد غبی ہو یا ذکی مگر کہ اُسکے مقابل ظاہر ہو کر اُسکا معبود ہوگیا ہے بحسب مرتبہ اُسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منھ کے سامنے نہ تھوکے اس واسطے کہ اللہ تعالی ہے اُسکے درمیان اور اُس کے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اُس سے پوچھا کہ میں کون ہوں

تو اُسنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُسکی یہ کہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہی پس فرمایا آپ نے کہ یہ ایماندار ہی
تو اے سالک تجھ پر کچھ مضائقہ نہین ہین کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگاوے مگر
اُسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اُس نور کا تصور کرکے جسکو حقتعالی نے عرش پر رکھا ہی
اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ اُس[1] حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف رح
نے حاشیہ مین فرمایا کہ حق تعالے کی عالم مثال مین تجلی ہی تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب
اسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ
مختصر لائق اُسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّکْرِ اَمَرَہٗ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَھِیَ
مُشْتَقَّۃٌ مِنَ الرَّقِیْبِ سُمِّیَتْ بِھٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ یُرَاقِبُ قَلْبَہٗ اَوْ یُرَاقِبُ اللّٰہَ لِمَا
اَنَّ اللّٰہَ یُرَاقِبُہٗ فَیَقُوْلُ بِلِسَانِہٖ اَوْ یَتَخَیَّلُ بِقَلْبِہٖ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ یَ
اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ کَاَنَّہٗ حَاضِرٌ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ تُشَاھِدُہٗ پھر جب طالب
رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اُسکو مراقبہ کرنیکا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور
نگہبان سے مشتق ہی اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات مین اپنے دل
کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ اُس کی
حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دلسے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری
اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے کہ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنے آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہی یا
اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہی تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اسکو مشاہدہ
کرتا ہی قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِی الْاَرْبَعِیْنِیَّۃِ یَلْزِمُہٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّیَامِ وَ
دَوَامُ الْقِیَامِ وَتَقْلِیْلُ الْکَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَۃِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَۃُ عَلَی الْوُضُوْءِ فِیْ
حَالَاتِ الْیَقْظَۃِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّیْخِ عَلَی الدَّوَامِ وَتَرْکُ الْغَفْلَۃِ رَاْسًا حَتّٰی تَکُوْنَ

[1] مراد حدیث سے یہی حدیث ہی جو ابھی اوپر گذری اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ الْحَدِیْثَ ۱۲ ق

عِنْدَہٗ مِنَ الحَرَامِ فَاِذَا اَدْخَلَ فِی الْحُجْرَۃِ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی تَعَوَّذَ وَسَمّٰی وَقَرَأَ سُوْرَۃَ النَّاسِ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْیُسْرٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ
لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الْمُخْلَصِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَمْحُ نَفْسِیْ بِجَذْبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ
فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں داخل ہونیکا ارادہ کرے اُسکو چند
امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے
اور صحبت خلق کو کم کردینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جاگنے اور سونیکے حالات میں اور مرشد کیساتھ ہمیشہ دل کو
لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اُسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہوجائے پھر
جب حجرے میں دہنا پانوں داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانوں داخل کرے تو اَللّٰھُمَّ
سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہوجا جیسا تو محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کا مددگار وکارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے
ساتھ مشغول کرنے اور مجکو عباد مخلصین میں کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششون
سے اے انیس اُسکے جسکا کوئی انیس نہیں اے رب مجکو نہ چھوڑیو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے یَقْعُدُ
عَلَی الْمُصَلّٰی وَیَقُوْلُ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَۃِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَۃً طَوِیْلَۃً وَّیَجْتَھِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَۃَ
مَرَّۃٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاھَا پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کو اکیس بار پڑھے یعنی مین نے
اپنا منھ متوجہ کیا یکسو ہوکر اُسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل
نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت مین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

پھر لمبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر اُن اذکار مین مشغول ہو جنکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وقالوا اذا دخل للمقبرۃ قرأ سورۃ انا فتحنا فی رکعتین ثم یجلس مستقبلا الی المیت مستدبرا بالکعبۃ فیقرأ سورۃ الملک ویکبر ویہلل ویقرأ سورۃ الفاتحۃ احدی عشر مرۃ ثم یقرب من المیت فیقول یا رب یا رب احدی وعشرین مرۃ ثم یقول یا روح یضربہ فی السماء ویا روح الروح یضربہ فی القلب حتی یجد انشراحا ونورا ثم ینتظر لما یفیض من صاحب القبر علی قلبہ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان مین ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل مین ضرب کرے یہانتک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو سکے دل پر وللچشتیۃ صلوۃ تسمی صلوۃ المعکوس لم نجد من السنۃ ولا اقوال الفقہاء ما نشد بہ فلذلک حذفناہا والعلم عند اللہ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اُسکی نہین پائی جس سے ہم اُسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے سکو ذکر نہ کیا اور علم اُسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے ولہم صلوۃ تسمی صلوۃ کن فیکون اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہے جس کو صلوۃ کن فیکون کہتے ہین **ف** صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب برآری مین اُسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قالوا من اعترضت لہ حاجۃ صعبۃ فلیرکع کل لیلۃ من لیالی الاربعاء والخمیس والجمعۃ رکعتین یقرأ فی الاولی الفاتحۃ مرۃ والاخلاص مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ الفاتحۃ مائۃ مرۃ والاخلاص مرۃ ویقول مائۃ مرۃ ای آسان کنندہ دشوارہا وای روشنی کنندہ تاریکیہا مائۃ مرۃ ویستغفر اللہ مائۃ

کشف قبور و استفاضہ از مردگان

صلوۃ المعکوس

صلوۃ کن فیکون

مَرَّةً وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُورِ الْقَلْبِ فَإِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهِ وَجَعَلَ كُمَّهُ فِي عُنُقِهِ وَبَكَى وَدَعَا اللّٰهَ إِلَى الْحَاجَةِ خَمْسِينَ مَرَّةً فَإِنَّهُ لَا بُدَّ يُسْتَجَابُ لَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ لکن نیکون کے بیان میں کیا ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنے چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ھو اللہ ایکبار اور سو بار یون کہے ای آسان کنندۂ دشوارہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی ایسی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اُتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روے اور حقتعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالیٰ دعا اُسکی مستجاب ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن میں ڈالنا امر مستحق کے اظہار کیواسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔

فصل چھٹی

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ خَوَاجَهْ بَهَاءِ الدِّينِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہووے اونسے اور اُنکے سب مریدون سے قَالُوا طُرُقُ الْوُصُولِ إِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ أَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ نقشبندیہ نے کہا اللہ تک پہونچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے

اور یہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وصفته ان ینتهز فرصة من التشویشات الخارجية كالاستماع الى احاديث الناس والداخلية كالجوع المفرط والغضب والالم والشبع المفرط ثم يذكر الموت ويحضره بين يديه ويستغفر الله تعالى اما صدر منه من المعاصي ثم يضم شفتيه ويغمض عينيه ويحبس نفسه في بطنه ويقول بالقلب لا يخرجها من سرته الى الايمن ويمدها حتى يصل الى منكبه ثم يحرك منكبه الى راسه فيقول الله ثم يضرب في قلبه بالشدة الا الله اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے جیسا کہ لوگوں کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے جیسا کہ گرسنگی زائد اور غصب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اسکو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے ان گناہوں کی جو اس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے لا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے تک پہونچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ہلاوے اور کہے اللہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی سے الا اللہ کی **ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایکہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہو قالو الحبس النفس خاصية عجيبة في تسخين الباطن وجمع العزيمة وهيجان العشق وقطع احاديث النفس ويتدرج في الحبس لئلا يثقل عليه والمراد بالحبس غير المفرط فبينه وبين ما يامر به الجوكية بون بائن نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کردینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اسپر گران نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے جس کی نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور جسکو جوگی بتلاتے ہیں فرق بعید ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے فرمایا **رباعی** حاشا کہ اکابرہ جوگیہ وند نفی اثبات

مقالات رہا بین بکنند ؛ حبس نفس و حصر نفس دار ذوق ؛ حبس نفس ست انچہ لستانش باہمہ
وَكَذَالِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِيْ نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ
يَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِيْ نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ
عَلٰى اَعْدَادِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار
ایکدم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق مین اکیس بار
تک پہونچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار
پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ
وَالْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتُهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ
وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَدُوْرُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط
اعظم نفی و اثبات ذکر مین ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ
تعالےٰ سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر اس
طرح جیسے دل مین خطرات اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلٰى اِحْدٰى
وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يُفْتَحْ لَهٗ بَابٌ مِنَ الْجَذْبِ وَالْاِنْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاِسْمِهٖ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ
فَلْيَسْتَاْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص اکیس بار تک پہونچا اور
اسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اس کو اسکے
اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اسکا
عمل مقبول نہ ہوا تو بشروط مذکورہ اسکو پھر از سر نو تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک
وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَه مُحَمَّدٌ
بَاقِيْ اَوْ عَنْ تَقَرُّبٍ مِنْهُ الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ
کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا

اُسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اُنکے کسی قریب العصر نے نکالا ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ
اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ
شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ واردہ
ہوا ہی سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْیَدُ لِلسُّلُوْكِ فَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ
اَفْیَدُ لِلْجَذْبِ مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات کے سلوک کے واسطے
مفید تر ہی اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہی وَصِفَتُهٗ اَنْ یُّخْرِجَ لَفْظَةَ
اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ بِالتَّشَدُّدِ التَّامِّ وَیَمُدُّهَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اُمِّ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِیْجِ
فِی الزِّیَادَةِ حَتّٰی اَنَّ مِنْهُمْ وَمَنْ یَقُوْلُهَا فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَاَیْتُ اِمْرَاَةً
مِنْ مُخْلِصَاتِ سَیِّدِی الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَیْضًا
اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہی کہ اللہ کی لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اُس کو کھینچے
یہانتک کہ اُسکے دماغ کی جھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے
یہانتک کہ بعضے نقشبندی ایکدم مین اسکو ہزار ہزار بار کہتے ہین اور البتہ مین نے ایک عورت کو جو مرشد
کے مریدون سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم مین ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ
سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ یَحْكِیْ عَنْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ كَانَ فِی الْبِدَایَةِ یَقُوْلُ النَّفْیَ
وَالْاِثْبَاتَ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور مین نے اپنے والد مرشد سے سنا
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداء سلوک مین نفی اور اثبات کو ایکدم مین دو سو بار کہتے تھے واللہ
اعلم وَثَانِیْهَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے
حاشیہ منہیہ مین فرمایا کہ حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع انواع آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ یا قبال
تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک[1] روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل
و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد

[1] انفکاک بمعنی جدا شدن ۱۲

وصنفھا ان یتخیل النفس محتاجۃ اشد الاحتیاج الی المعنی المجرد البسیط الذی یتصورہ کل احد عند التلفظ باسم اللہ ولکن قل من یجردہ عن الالفاظ فینبغی لھذا الطالب ان یجرد ھذا المعنی عن الالفاظ ویتوجہ الیہ من غیر مزاحمۃ الخطرات والتوجہ الی الغیر ومن الناس من لا یتیسر لہ ھذا النوع من الادراک فمن المشائخ من یامر مثل ھذا بالدعاء ومنھا ان لا یزال یدعو اللہ بقلبہ یقول یا رب انت مقصودی قد تبرأت الیک عن کل ما سواک ونحو ذلک من مناجات ومنھم من یامرہ بتخییل الخلاء المجرد والنور البسیط فیتیسر للطالب من ھذا التخیل الی التوجہ المذکور اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام لینے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہ اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہو آیا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے مترجم کہتا ہے خلاء مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے وثالثھا الرابطۃ بشیخہ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہے اپنے مرشد کیساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے کہ مریدین قابلیت نہیں ہوتی تو اسکی مزید محبت سے مرشد اسمیں تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو سکے تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے خلاصی حاصل

ہو جاوے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہین جو
اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہین اور اس آیت قرآنی مین کُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ
یعنے سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطۂ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا
واصل ہو تو اُسکی توجہ سے اندک زمانہ مین وہ حاصل ہوتا ہی جو برسہا سال کی محنت مین حاصل نہین ہوتا
اور کیا خوب کہا ہی شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین ٭ طعنہ زند بر دہ سخرہ کند بر چلہ ٭
وَشَرْطُهَا اَنْ یَکُوْنَ الشَّیْخُ قَوِیَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْیَادْدَاشْتْ فَاِذَا صَحِبَهٗ
خَلّٰی نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهٗ وَیَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْهُ وَیُغْمِضُ عَیْنَیْهِ اَوْ
یَفْتَحُهُمَا وَیَنْظُرُ بَیْنَ عَیْنَیِ الشَّیْخِ فَاِذَا فَاضَ شَیْءٌ فَلْیَتْبَعْهُ بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ وَلْیُحَافِظْ
عَلَیْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّیْخُ عَنْهُ یُخَیِّلُ صُوْرَتَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِیْمِ
فَتُفِیْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِیْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت
کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور
خیال سے خالی کر ڈالے سوا اُسکی محبت کے اور اُسکا منتظر رہے جو کہ اُسکی طرف سے فیض آوے
اور دونون آنکھین بند کرلے یا انکو کھولدے اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین ٹکی لگاوے
پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اُسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دلکی جمعیت سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی
محافظت کرے اور جب مرشد اُسکے پاس نہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان
خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اُسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اُسکی صحبت فائدہ
دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی بہ تجلیات
ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ
اللّٰهُ یعنے اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فوائد صحبت کی مفید ہو بموجب
اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور بمقتضا اس حدیث معتمد کے
هُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنے اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا

مترجم کہتا ہی خواجۂ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی
اس قول مین رباعی با ہر کہ نشستی ونشد جمع دلت ٭ وز تو نرمید صحبت آب وگلت ٭ زنہار ز صحبتش
گریزان میباش ٭ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ٭ خلاصہ یہ ہی کہ جس کی صحبت سے دنیا سرد ہو
اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی
اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اسکی صحبت سے تنہائی بہتر ہی پس واجب ہی
کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد کامل مکمل
سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر
ای بسا ابلیس آدم روے ہست ٭ پس بہر دستی نشاید داد دست ٭ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی
لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پہونچے
اور شریعت محمدیہ صلعم کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سَمِعتُ
سَیِّدِی الوَالِدَ یَقُولُ یَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اِذَا کَانَ عَلٰی ھَیئَۃٍ وَحَصَلَ لَہٗ شَیءٌ مِنْ ھٰذَا
المَعنٰی اَنْ لَا یُغَیِّرَ تِلکَ الھَیئَۃَ فَاِنْ کَانَ قَائِمًا لَمْ یَقعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور
والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ جب کسی شکل اور ہیأت پر ہو اور اسکو
اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا
نہ ہو جاوے وَمِنَ المَشَائِخِ مَنْ یَامُرُ بِتَخَیُّلِ القَلبِ مَکتُوبًا عَلَیہِ اِسمُ اللہِ بِالذَّھَبِ
اور بعضے وہ مشائخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا
سَمِعتُ سَیِّدِی الوَالِدَ یَقُولُ اَمَرَنِی خُوَاجَہ ھَاشِمُ البُخَارِی بِکِتَابَۃِ اِسمِ الذَّاتِ
وَاَنَا ابنُ عَشرِ سِنِینَ فَاَکثَرتُ مِنھَا وَاَخَذتُ بِجَامِعِ قَلبِی حَتّٰی اِنِّی کُنتُ مَشغُولًا بِکِتَابَۃِ
کِتَابٍ فَکَتَبتُ اِسمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحوٍ مِنْ اَربَعَۃِ اَورَاقٍ وَمَا شَعَرتُ اور والد مرشد سے مین نے
سنا فرماتے تھے مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا مین نے اسکے لکھنے
کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جالی یہانتک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو

مین لبقدر چار ورقون کے لکھا گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سُنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وسمعتہ یقول رأیت خواجہ خرد یکتب بابھامہ علی اصابعہ الاربع شیئا فی مجلسہ وکلامہ وشانہ کلہ فسألتہ فقال کتبت اسم الذات فی بدایۃ امری فصارت دیدنا لا استطیع الانفلاع عنہا واللہ اعلم اور والد مرشد سے مین نے سُنا فرماتے تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے اُنسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات ابتدائے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجھکو ایسی عادت ہوگئی ہی کہ مین اُسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ اعلم وللنقشبندیۃ کلمات علیہا بناء طریقتہم بعضہا اشارۃ الی ہذہ الاشغال وبعضہا علی شروط تاثیرہا فلنذکرہا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہین جنپر اُنکے طریقے کی بنا ہی بعضی اصطلاحون مین تو اُنہی اشغال مذکورہ کی طرف اشارہ ہی اور بعضی اُنکی تاثیر کی شرطون پر تو ہم کو اُنکا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگہداشت یاد داشت فہذہ ہی الماثورۃ عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وبعدہا ثلثۃ ماثورۃ عن الخواجہ نقشبند وقوف زمانی ووقوف قلبی ووقوف عددی (۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) باز گشت (۷) نگہداشت (۸) یاد داشت۔ تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہین اور اُن کے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین (۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اما ہوش در دم فمعناہ التیقظ فی کل نفس فلا یزال متیقظا متفحصا عن نفسہ فی کل نفس ہل ہو غافل اوذاکر وہذا طریق التدریج الی دوام الحضور وہذا للمبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متفحصا عن نفسہ فی کل طائفۃ من الزمان مثل ان یتامل بعد کل ساعۃ ہل دخلت علیہ فیہا غفلۃ اولا

فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰی تَرْکِھَا فِی الْمُسْتَقْبَلِ وَھٰکَذَا حَتّٰی یَصِلَ اِلَی الدَّوَامِ وَیُسَمّٰی ھٰذَا الْاَخِیْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِیٍّ وَاسْتَخْرَجَہٗ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد لِمَا رَاٰی اَنَّ التَّوَجُّہَ اِلٰی عِلْمِ الْعِلْمِ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ یُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِہِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِی التَّوَجُّہِ اِلَی اللّٰہِ بِحَیْثُ لَا یُزَاحِمُہٗ عِلْمُ ھٰذَا التَّوَجُّہِ توہوش

دردم کے معنے ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی تدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اُسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہانتک کہ دوام حضور کو پہونچ جائے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمی بوقوف زمانی ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اُنھون نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہی اُسکے مناسب تو استغراق ہی توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اُسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست مین مزاحم حال نہو

ف مترجم کہتا ہی ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہی لائق بمرتبہ متوسط ہی مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ[ل] کہتے مین حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور اُنکو وزن کرو قبل اسکے

[ل] اصل سند محاسبے کی یہ آیۂ کریمہ ہی سورہ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور یہ حدیث شریف بھی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ وتمنی علی اللہ ۱۲

کہ وزن کیے جاؤ گے اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا
اسدن تم سامنے کیے جاؤ گے تمھاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی اَمَّا نَظَر بَر قَدَم فَمَعْنَاهُ اِنَّ
السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْظُرَ فِيْ حَالِ مَشْيِهٖ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِيْ حَالِ قُعُوْدِهٖ اِلَّا
بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهٗ
وَيَمْنَعُهٗ مِمَّا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِيْ حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ
سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ
يَتَاَمَّلَ فِيْ حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَاقِعَاتُهٗ مُنَاسِبَةً بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِهٖ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کیوقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے
سوا اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ
کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اُس سے روکتا ہے جسکی
وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور اُنکی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے
والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہے اور منتہی پر تو واجب
ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور اُنکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے اور بعض کوئی
موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے
کہ اُسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم
اَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَنْ فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ
الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَّتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهٖ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ
فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ اسْتَاْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ صَنَمُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یعنی نفیت عن قلبی الشیء الفلانی و اثبت حب اللہ مکانہ و ذلک لان عروق
المحبۃ فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ لا یمکن ان تستخرج الا بالتفحص البالغ و یجب
علیہ ان یتفحص ہل فی قلبہ حسد لاحد او حقد او اعتراض فلیکسرہ بمداومۃ ہذہ
الکلمۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف

سفر در وطن

تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اسمین کچھ حب خلق باقی ہی پھر جب اُس کو
جان جاوے تو سرنو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہی اسواسطے کہ جو تجکو خدا سے باز رکھے
وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہے لا الہ الا اللہ لا الہ سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی
محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے اسکے مقام پر ثابت کر دی اور
وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کی محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین انکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص
اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اسکے دل مین کسی کا حسد یا کسی کا کینہ
یا اعتراض موجود ہی تو اُسکو توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدیق اکبر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اُسنے اُسکو طلب دنیا سے باز رکھا
اور سب لوگون سے اُسکو وحشی کر دیا اما خلوت در انجمن فمعناہ ان یشتغل بقلبہ بالحق
فی الاحوال کلہا من الذہاب والکلام والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل
السالک ملکۃ التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال بہذہ الاشغال قال خواجہ
نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عز وجل رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن
ذکر اللہ بل الحق ان التوسم بزی الفقراء ودوام التعلق باللہ یکون غالبا مظنۃ
للریاء والسمعۃ فالاولی ان یکون الزی زی العلم والدیانۃ والاجتہاد فی
الطاعات ویکون القلب مع الحق دائما قال الخواجہ علی الرامیتنی بالفارسیۃ

خلوت در انجمن

شعر از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ٭ این چنین زیبا روش کم میبود
اندر جہان - اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہی کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات

مین پڑھنے مین اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا
کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہونچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے
وقت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ
ہین جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار و
دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بہ لباس فقر انشان مند ہونا اور ہمیشہ
بذکر متعلق خدا رہنا اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی نہ رہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہی تو
بہتر یہ ہی کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور
دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامتینیؒ نے یہی مضمون فارسی کی بیت
مین ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان
مین **ف مترجم** کہتا ہی مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریا کاری کیواسطے
اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور
باحق رہے اکثر عوام کو اسکے ساتھ عقیدت ہوگی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا ہین کتاب کے کیڑے
انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے
حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ
رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہوا ور اُسپر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال
کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وامایادکرد فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللهِ
تَعَالَىٰ إِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ أَوْ بِالْإِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيلُهُ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہی یا
بہ نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اس کی تفصیل مذکور ہو چکی **ف** یادکرد سے مراد یہ ہی کہ ہمیشہ
اُس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہی یہانتک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل
ہوجاوے خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہی کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے
ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے سوا اسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی کذا

فی الحاشیۃ الخزینیۃ و اما بازگشت فمعناہ ان یرجع بعد کل طائفۃ من الذکر ثلث مرات او خمس مرات الی المناجاۃ فیدعو اللّٰہ عزوجل بجامع ھمتہ یا رب انت مقصودی ترکت الدنیا والاخرۃ لک اتمم علی نعمتک وارزقنی وصولک التام سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ھذا شرط عظیم فی الذکر فلا ینبغی ان یغفل السالک عنہ فانا لم نجد ما وجدنا الا ببرکۃ ھذا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھیرنا اس سے عبارت ہے کہ ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ عزوجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسی کی برکت سے پایا **ف** مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اس کے بعد اسی طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہے اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تا باطن ماسوا ے حق سے صاف ہوجاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعا ے مذکور بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہوجائیگا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر میں شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل میں وسوسہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اسپر مغرور ہوجاتا ہے اور اسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اسکے حق میں یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے و اما نگاھداشت فھو عبارۃ عن طرد الخطرات واحادیث النفس فینبغی ان یکون السالک متیقظا فلا یدع خطرۃ تخطر فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی ان تصدھا السالک فی اول ما تظہر لانھا اذا ظھرت مالت الیھا النفس واثرتھا فیعسر زوالھا فھذا طریق تحصیل ملکۃ خلو لوح الذھن عن خطور الخطرات واحادیث النفس اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث

نفس کے باز رکھنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال
اور خطرے کو اپنے دل مین نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک
کو لائق ہی کہ خطرے کو اوسکے ابتدائے ظہور مین روکدے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس
اوسکی طرف مائل ہوجاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت
طریقہ ہی حاصل کرنے ملکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے **ف**
مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دلمین رکھنا نہ چاہیے بزرگون کے نزدیک
یہ امر مہم ہی اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہی وَاَمَّا یادداشت فَعِبَارَۃٌ
عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ
اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یادداشت
تو عبارت ہی توجہ صرف سے جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور
حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل
کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعے
الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ
بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ اٰمِیْن وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی
کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش دردم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا
کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اوسکے ترک پر ہمت باندھنا
وَاَمَّا وُقُوْفٌ عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی
تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اوسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا جفت
وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ مُوْدَعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ
الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاتِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِیْلَانِیَّۃِ
اور وقوف قلبی عبارت ہی اوس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے

یاد داشت

وقوف زمانی

وقوف عددی

وقوف قلبی

اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی مشائخ قادریہ کے نزدیک
یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل ہونا بتدریج خدا
ہی مین توجہ منحصر ہوجاوے **ف** مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اوسپر واقف رہے
اثنائے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اُسکو ذکر اور اُسکے مفہوم سے مہمل اور بیکار
نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور وقوف
قلبی تو اُنکے نزدیک اثنائے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ
مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب
کسی نے کہا ہی **شعر** علی بیض قلبک کن کا نک طائر ٭ فمن ذلک الاحوال فیک تولّد
یعنے اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہوجا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھ مین حالات عجیبہ
پیدا ہونگے و للنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمیع الھمۃ علی مراد یکون علی
وفق الھمۃ والتاثیر فی الطالب و دفع المرض عن المریض و افاضۃ التوبۃ علی العاصی و تصرف
فی قلوب الناس حتی یحبوا و یعظموا و فی مداکھم حتی یتمثل فیھا واقعات عظیمۃ
والاطلاع علی نسبۃ اھل اللہ ومن الاحیاء واھل القبور والاشراف علی خواطر
الناس وما یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ و دفع البلیۃ النازلۃ
و غیرھا و نحن نبحث علی نموذج منھا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت
باندھنا کسی مراد پر بس ہوتی ہی وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری
کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف
کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہوجاوین یا اُنکے خیالات مین تصرف کرنا تا ان مین واقعات
عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے
خطرات قلبی پر اور جو اُن کے سینون مین خلجان کر رہا ہی اُس پر مطلع ہونا اور وقائع
آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوا اسکے اور بھی تصرفات ہین

اور ہم تجھ کو اس کتاب کے دیکھنے والے اُنمیں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق
نمونے کے اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ کُبَرَآئِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِی اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ
بِهٖ فَلَهَا شَاْنٌ عَظِیْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاْثِیْرُ فِی الطَّالِبِ اَنْ یَّتَوَجَّهَ
الشَّیْخُ اِلٰی نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَیُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِیَّةِ ثُمَّ یَسْتَغْرِقَ
فِیْ نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِیَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَکُوْنَ نَفْسُ الشَّیْخِ حَامِلَةً لِّنِسْبَةٍ مِّنْ
نِسَبِ الْقَوْمِ وَکَانَتْ مَلَکَةً رَاسِخَةً فِیْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهَا اِلَی الطَّالِبِ عَلٰی
حَسَبِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّشُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّکْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰی
قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ یَتَخَیَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَیَتَوَجَّهُوْنَ اِلَیْهَا
اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے
لوگ ہین تو اُن کی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب
مین اثر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت
سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اُسکے بعد ہوگا کہ نفس
مُرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں مین سے اور اُس نسبت کا اُسکو ملکہ راسخہ ہو کہ
ہردم اُسکے قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اُسکی لیاقت اور استعداد
کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کیساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے
ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اُسکی طرف متوجہ ہوتے ہین
یعنے غائب کو توجہ دیتے ہین اُسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ اِجْتِمَاعِ
الْخَاطِرِ وَتَاَکُّدِ الْعَزِیْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّیْ وَالطَّلَبِ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ فِی الْقَلْبِ خَاطِرٌ
سِوٰی هٰذَا الْمُرَادِ کَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّیُوْخِ
مَنْ یَّشْتَغِلُ بِالنَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَیَعْنِیْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا
بَیْنَا سَبَبٌ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر

طریقہ تاثیر طالب نزد متوسطان

حقیقت ہمت

اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ
نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خبر دی اُس نے
جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں
یا اُسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخوند
محمد دلیل ہیں اور بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہیں وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ
اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ
قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ
فِيْ خَلِيْقَتِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار
خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور سب ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے
دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل
ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اسکے خلق میں **ف** مولانا نے
فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ
میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ
بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے یَا مَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ
السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاء سے
معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہٗ نے ارشاد کیا
وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ
نَوْعَ تَاْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ
يَسْتَاْنِفُ فَيَنْدَمُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضہ توبہ
کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کچھ اس میں تاثیر کرے

اسطرحپر کہ گویا اُسکی ذات سے اُسکی ذات مل گئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حقتعالی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْفِیْ مَدَارِکِهِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ فِیْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ یَّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَیَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلُ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَیَتَوَجَّهُ اِلَیْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَیْهِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْهَرُ فِیْهِ الْحُبُّ وَیَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اُن مین محبت آجاوے یا اُنکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اُنمین واقعات متمثل ہو جاوین اس کا طریقہ یہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑجاوے اور اُسکو اپنے نفس سے متصل لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اُن کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُسمین اثر ہوگا جس کی طرف متوجہ ہوا اور اُسمین محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ اُسکے ذہن مین صورت پکڑجاویگا وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَطَرِیْقَةُ اَنْ یَّجْلِسَ بَیْنَ یَدَیْهِ اِنْ کَانَ حَیًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ اِنْ کَانَ مَیِّتًا وَیُفَرِّغُ نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ نِسْبَةٍ وَّیُفْضِیْ بِرُوْحِهٖ اِلٰی رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰی یَتَّصِلَ بِهَا وَیَخْتَلِطَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِهٖ فَکُلُّ مَا وَجَدَ فِیْهَا مِنَ الْکَیْفِیَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہی کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کرڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہانتک کہ اُسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت ہی وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ فَطَرِیْقَةُ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّیُفْضِیْ بِنَفْسِهٖ اِلٰی نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِیْ نَفْسِهٖ حَدِیْثٌ مِّنْ قَبِیْلِ الْاِنْعِکَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتون کے

دریافت کرینگا یہ طریقہ ہی کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو
اُس شخص کے نفس تک پہونچاوے پھر اگر اُسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق
پرتو پڑنے کے تو یہی بات اُسکے دل کی ہی وَاَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ
یُفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا اِنْتِظَارَ مَعْرِفَۃِ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْہُ کُلُّ
حَدِیْثٍ وَکَانَ الْاِنْتِظَارُ کَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ یَرْبُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ
اِلَی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِہٖ وَیَتَجَرَّدُ اِلَیْھِمْ فَاِنَّہٗ عَنْ قَرِیْبٍ
یَنْکَشِفُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ بِھَتْفِ ھَاتِفٍ اَوْ رُؤْیَۃِ وَاقِعَۃٍ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ رُؤْیَا فِی الْمَنَامِ
اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہی کہ اپنے دلکو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے
کے دریافت کے انتظار کے پھر جب اُسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اُس مرتبہ
پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اپنی روح کو ساعت بساعت ملاءِ اعلیٰ یا اسفل کی
طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو
جلد اُسپر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھکر یا خواب میں
ف ملاءِ اعلیٰ ملائکہ کروبیت کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل اسرار قضا و قدر
ہیں اور ملاءِ سافل وہ وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اُنسے نیچے ہیں وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِیَّۃِ النَّازِلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ
اَنْ یَتَخَیَّلَ تِلْکَ الْبَلِیَّۃَ بِصُوْرَتِھَا الْمِثَالِیَّۃِ وَیَتَخَیَّلَ مُصَادَمَتَھَا وَدَفْعَھَا بِقُوَّۃٍ ثُمَّ یَجْمَعُ ھِمَّتَہٗ
عَلٰی ذٰلِکَ وَیَرْبُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰی حَیِّزِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ وَیَتَجَرَّدُ
اِلَیْھِمْ فَاِنَّھَا عَنْ قَرِیْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بلاے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ
اس بلا کو اُس کی صورت مثال کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت اور دفع کرنے کو
بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اُسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاءِ
اعلیٰ یا ملاءِ سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو
عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم وَشَرْطُ ھٰذِہِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرٰھَا اِتِّصَالُ

نفس المؤثر بنفس المؤثر فیہ والالمام بہا والانضاء الیہا واصحاب التجرید من غواشی
البدن یعرفون ہذا الاتصال ویقدرون علی تحصیلہ واللہ اعلم وہذا الذی
ذکرناہ من الاشغال ہو الذی کان یختارہ سیدی الوالد قدس سرہ اور ایسے تصرفات
کی شرط اور جو اُن کے قائم مقام ہیں متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اُس کے
نفس سے جس میں تاثیر کرنا منظور ہی اور ملادینا اُس کے ساتھ اور اُس تک پہونچادینا اور
جو لوگ کہ بدن کے حجابوں سے پاک ہوگئے ہیں وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اُسکے
وصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کیے وہ ہیں جنکو ہمارے والد مرشد
پسند کرتے تھے وللشیخ احمد السہرندی اشغال اخری فلنذکرہا بالاجمال اعلم ان
اللہ تعالی خلق فی الانسان ست لطائف ہی حقائق مفردۃ مجیا لیا کما ہو ظاہر
کلام الشیخ واتباعہ او جہات واعتبارات للنفس الناطقۃ فہی تسمی باعتبار قلبا
وباعتبار اخر روحا الی غیر ذالک وہو الذی اختارہ سیدی الوالد وصور فی صورتہا
برسم دائرۃ وقال ہی القلب ثم دائرۃ اخری فی ہذہ الدائرۃ فقال ہی
الروح الی ان رسم الدائرۃ السادسۃ وقال ہی انا وسمعتہ یقول بعضہا
فی البعض ویستدل علی ذالک بالحدیث الدائر علی السنۃ الصوفیۃ ان فی
جسد ابن آدم قلبا وفی القلب روحا الی اخرہ ولم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد
الف ثانی رح کے طریقے ہیں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم اُن کو مجمل ذکر کریں معلوم
کر کہ حق تعالی نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کیے ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود
چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور اُنکے تابعین رح کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات
اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بالقلب ہے اور دوسرے
اعتبار سے اُس کا روح نام ہے وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے
والد مرشد کا مختار ہے اور مجکو اُن لطائف کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل

از مفردہ

اشغال طریقہ مجددیہ

بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اُس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہی یہانتک
کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنے حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی مین انا تعبیر
کرتا اور فارسی مین مَن اور ہندی مین مَین بولتا ہی اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض
لطائف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اُس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی
زبان پر دائر اور مشہور ہی کہ مقر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف
ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث
کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین وبالجملۃ فغرض الشیخ احمد السہرندی ان کل لطیفۃ
من تلک اللطائف لہ ارتباط لبعض من الجسد فالقلب تحت الثدی الایسر باصبعین
والروح تحت الثدی الایمن بحذاء القلب والسر فوق الثدی الایمن مائلا الی وسط
الصدر والخفی فوق الثدی الایسر مائلا الی الوسط والاخفی فوق الخفی والسر فی
الوسط والنفس فی البطن الاول من الدماغ وفی کل من ہذہ الاعضاء حرکۃ نبضیۃ
فالشیخ یامر بمحافظۃ تلک الحرکۃ وتخیلہا ذکرا اسم الذات اللّٰہ ثم یامر بالنفی والاثبات
مادا اللفظۃ لا علی اللطائف کلہا وضاربا باللفظۃ الا اللّٰہ علی القلب واللّٰہ اعلم
اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سہرندیؒ کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہی
بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہی اور روح کا ارتباط داہنی
چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سِر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوے
اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سِر وسط مین
ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضاے مذکورہ سے نبض کے مانند
حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنیکا امر فرماتے
ہین پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کی لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ
پر اور الا اللّٰہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللّٰہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجددؒ کے

تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور خفی کے مابین ہے اور اخفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ مین معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اُس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمۂ لا کو دماغ تک پہونچاوے اور کلمۂ الٰہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست پر پہونچاوے اور کلمۂ اِلَّا اللّٰہُ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے -

فصل ساتوین

مَرْجِعُ الطُّرُقِ کُلِّہَا اِلٰی تَحْصِیْلِ ہَیْأَۃٍ نَفْسَانِیَّۃٍ تُسَمّٰی عِنْدَ ہُمْ بِالنِّسْبَۃِ لِاَنَّہَا اِنْتِسَابٌ وَّ ارْتِبَاطٌ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَ بِالسَّکِیْنَۃِ وَ بِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور اُنکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہے وَحَقِیْقَتُہَا کَیْفِیَّتُہٗ حَالَّۃٌ فِی النَّفْسِ النَّاطِقَۃِ مِنْ بَابِ التَّشَبُّہِ بِالْمَلٰٓئِکَۃِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلٰی الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہے جو نفس ناطقہ مین حلول کرگئی ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناطرف عالم جبروت کے وَتَفْصِیْلُہٗ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّہَارَاتِ وَالْاَذْکَارِ حَصَلَ لَہٗ صِفَۃٌ قَائِمَۃٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَۃِ وَمَلَکَۃٌ رَاسِخَۃٌ لِہٰذَا التَّوَجُّہِ فَہٰذَا اِجْمَالٌ لِلنِّسْبَۃِ تَحْتَ کُلٍّ مِّنْہَا اَنْوَاعٌ کَثِیْرَۃٌ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات

اور اس کا ... پر مداومت کی تو اسکو ایک صفت حاصل ہوجاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور
اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہوجاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہی اور ملکہ توجہ سے
تطلع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ
داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَكُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ سو
منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہی تو اسمین محبت کی صفت محکم ہوجاتی ہی قلب
کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّيْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَكَانَ سَيِّدِيَ الْوَالِدُ
يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ اَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات
کی نسبت ہی اور والد مرشد اُس کو نسبت اہل بیت کہتے تھے وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ
وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ اِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحُضُوْرُ مَعَ اللّٰهِ اَلْوَانٌ
بِحَسَبِ اِقْتِرَانِ مَعْنًى مِّنَ الْمَحَبَّةِ اَوْ كَسْرِ النَّفْسِ اَوْ غَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ
تَتَقَوَّمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِّنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَنُسَمِّيْ تِلْكَ الْمَلَكَةَ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ
كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰحِدَتِهَا وَالْغَرْضُ مِنَ
الْاَشْغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا حَتّٰى تَلْتَبِسَ
النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ اُنکے مشاہدے کے نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکہ توجہ
سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ
ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہی کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت
یا نفس شکنی یا اُنکے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ
راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہوجاتی ہی اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمّٰی بہ نسبت ہی اور نسبتین
نہایت بہ کثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علحدہ علحدہ دریافت کرتا ہی
اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور
اُس پر دوام اور مواظبت کرنا اور اس مین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق

دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرے ف حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مآل کار
بیان کیا کہ نسبت ہی پھر اسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر
ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کرتا کہ نور راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اِنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ
اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طُرُقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِيْ
اِنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَةِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا
الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ
وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ اِنْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالْاِقْلَاعُ عَنْهَا وَمِنْهَا
الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ
مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ
رَاسِخَةٌ وَهَيْأَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمْرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيْقِ مَشَايِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَ
الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر
اُن ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اُسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اُن ہی مین کچھ انحصار
نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہی کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ سکینہ یعنی نسبت کو اور
ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اُن کے طریق تفصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات
پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُس کے طہارت پر اور موت
کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حقتعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا
کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد
کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی

ف اثبات توارث نسبت طریقت از عہد زمان رسالت الی الآن در رفع ظنون ناقصین ۱۲

تلاوت پر اور اُسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالے کی بات سننے پر اور اُن احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہوجاتا ہی خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اُنکو تقرب الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیأۃ نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدونکے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ انواع مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہٗ سے سُنا کہ قول فیصل اس بات مین یہ ہی کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی برکات عدالت اور تقوی اور سماحتؔ کے اختلاط کے ساتھ تو اُنکے کلام کا محل اصلی اور اُنکے خاص اور عام کا مطمح اولی یہی ہی تو تجکو لائق ہی کہ اُن حضرت کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے تبایا محمول کیجیو چنانچہ اُنکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے سنا مصنفؒ سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دمن مین چنگل مارے ہی اور اُنکا سلسلہ عالم ارواح مین خطیرۃ القدس کے ساتھ نہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اُنکا قول عالم ارواح کے باطن در باطن مین زیادہ نافذ ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہی کہ جس امر کیواسطے اولیاء طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے ابتک برابر چلا آیا ہی گو طریق اُسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو بیان

سماحت یعنی جوانمردی ۱۲

بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بُعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب اسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ مَا قِصَّةً لَہٗ طَوِیْلَةً رَأٰی فِیْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ عَنْ نِسْبَتِی هَلْ هِیَ الَّتِی کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِی زَمَنِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِی بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْهَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ هِیَ هِیَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہٗ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے حسن حسین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَةِ عَلَی السَّکِیْنَةِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَةٌ تَنُوْبُهٗ مَرَّةً وَمَرَّةً فَلْیَغْتَنِمْهَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّهَا عَلَامَاتُ قُبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِیْرِهَا فِی صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اُن حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا اِیْثَارُ طَاعَةِ اللہِ سُبْحَانَهٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَیْرَةُ عَلَیْهِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُؤَطَّا عَنْ

ف اسکی مثال ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ لے سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہوگیا تو حاجت روشنی کی پڑی پڑھنے کے لیے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت مین آفتاب رسالت طلوع کیے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لیے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال باکمال پر جو کچھ حاصل ہوتا تھا برسوں چلون مین بھی وہ نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالمتاب غروب ہوا حاجت پڑی اُن اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لیے ۱۲ ق -

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَّہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ وَیَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلَاتِہٖ فَاِذَا ھُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ ھٰذَا فِتْنَۃٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَہُ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ فَضَعْہُ حَیْثُ شِئْتَ وَقِصَّۃُ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْمُشَارُ اِلَیْھَا فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْھُوْرَۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اُسکے جمیع ماسوا پر اور اُسپر غیرت کرنا سوا التبہ امام مالک رح نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر رض سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوشرنگ اُڑی سوا دھر اُدھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان اور زمین پر جھکے تھے کہ اُسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ رض کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملاً یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کے دیکھنے مین ایسے مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑونکی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ رض نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان ع نے گھوڑونکو مروا ڈالا وَمِنْھَا غَلَبَۃُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِحَیْثُ یَظْھَرُ عَلٰی ظَاھِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَہٗ اَثَرٌ اَخْرَجَہُ الْحُفَّاظُ فِی الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِیَّ

صلّی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلّہم اللہ فی ظلّہٖ الی ان قال ورجل ذکر اللہ خالیاً ففاضت عیناہ وفی الحدیث ان عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قام علی قبرٍ فبکی حتی ابتلّت لحیتہ وکان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اذا صلّی باللیل ازیز کازیز المرجل اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اسطرح پر کہ اسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حقتعالیٰ اپنے سایہ رحمت مین رکھیگا یہانتک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہے جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پھر اُسکی دونون آنکھین آنسوؤنسے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے تو اتنا روے کہ ڈاڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنیکی طرح یعنی رونیکی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہے کہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہانتک کہ دودھ تھن مین پھر جاوے[۲] اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھین نہ تھمتی تھین آنسوؤن سے جبکہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی ام خلقوا من غیر شیءٍ ام ہم الخالقون تو گویا میرا قلب اُڑ گیا خوف سے ومنہا الرؤیا الصالحۃ قد اخرج الحفاظ ان النبی صلّی اللہ علیہ وسلم قال الرؤیا الحسنۃ من الرجل الصالح جزءٌ من ستۃٍ واربعین جزءً من النبوۃ وانہ قال لن یبقی بعدی من النبوۃ الا المبشرات فقالوا وما المبشرات یا رسول اللہ قال الرؤیا الصالحۃ یریہا الرجل

---

[۱] اسکے آگے یہ ہے کہ اُسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اُسکا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشوونما پایا اُسنے اللہ کی عبادت مین اور وہ شخص کہ دل اُسکا مسجد ہی مین لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہانتک کہ پھر آوے مسجد مین اور وہ شخص کہ محبت رکھتے مین آپس مین اور جمع بھی ہوتے ہین محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہین محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکسان رکھتے ہین اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی مین پس جاری ہوئین آنکھین اُسکی آنسوؤن سے اور وہ شخص کہ بلایا اُسکو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا اُسنے کہ مین ڈرتا ہون اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ اُسکے نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھ اُسکے نے یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائین ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اُسکی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوٰۃ [۲] اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی جیسے دودھ کا تھن مین پھر جانا محال ہے ایسے ہی اُسکا دوزخ مین جانا محال ہے ۱۲ منہ

الصَّالِحُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَبِهٖ فُسِّرَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی لَهُمُ الْبُشْرٰی
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہی حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور
آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہؓ نے کہا اور مبشرات کیا مین یارسولؐ
اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھے یا اُسکے واسطے دوسرا مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس
حصین مین سے ایک حصہ ہی اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اونکے واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر
کیا گیا ہی بر دیاے صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ لکھی ہی کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی
ف مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰة والسلام سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا انکہ
بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہی تو اگر کوئی خواب
بیان کرتا تو آنحضرتؐ اُسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْیَا الصَّالِحَةِ رُؤْیَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ اَوْ رُؤْیَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ رُؤْیَةُ الصَّالِحِیْنَ وَالْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ رُؤْیَةُ
الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّکَةِ کَبَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْتِ
الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْیَةُ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ کَمَا رَاٰی اَوِ الْمَاضِیَةِ عَلٰی مَا هِیَ عَلَیْهِ
اَوْ رُؤْیَةُ الْاَنْوَارِ وَالطَّیِّبَاتِ کَشُرْبِ اللَّبَنِ اَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ کَمَا هُوَ مَذْکُوْرٌ فِیْ کِتَابِ
الرُّؤْیَا مِنَ الْاُصُوْلِ وَرُؤْیَةُ الْمَلَائِکَةِ فَفِی الْحَدِیْثِ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ذَاتَ
لَیْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ اِلٰی اٰخِرِ الْقِصَّةِ اور رویاے صالحہ سے مراد نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور
انبیا علیہم السلام کا اُسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اُسکے بعد رتبہ ہی وقائع آئندہ کے
دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور
طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہی

اور اسی طرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا
ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ **ف** قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین
کی روایت سے یون ہی کہ اسید بن حضیر رضؓ تہجد کے وقت سورۂ البقر پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی
طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُنکا گھوڑا بھڑکنے لگا اُنھون نے یہ
قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا اُنھون نے کہا کہ
نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت
انکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے **مترجم** کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ
صحیحین مین ابوہریرہ رضؓ سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب
مین دیکھا اُسنے مجھکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا رحؒ نے
فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی رحؒ نے عائشہ صدیقہ رضؓ سے
روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰ رضؓ
نے کہا کہ اُسنے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اُسکو خواب مین دیکھا اُسپر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی
ہوتا اُسپر لباس سفید نہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعَ فَقَدْ جَاءَ
فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست
صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہی واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے
ڈرو کہ وہ بواسطۂ نور الٰہی کے نظر کرتا ہی **مترجم** کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی
وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِمُجَرَّدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي
الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ اَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَاُ بِهٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ
الْوَقَائِعُ وَاَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقُبُوْلِ طَاعَاتِهٖ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِيْ صَمِيْمِ
قَلْبِهٖ فَلْيَبْتَغِهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا اور ظاہر ہونا اُسکا جسکا اللہ سے

طالب ہو اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہو کہ بعض شخص غبار آلود پریشان
مو جنکو ہٹائے پھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حقتعالی
اسکی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اُسکی ایسی وجاہت ہو جیسا اُسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ
کلام یہ ہو کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند ان کے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی
صحت ایمان پر اور اُسکی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اُسکے قلب کے باطن
مین تو سالک انکو غنیمت جانے ثم بعد حصول النسبۃ عروج اٰخر وھو الفناء فی اللہ
والبقاء بہ والحق عندی انہ لیس متوارثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوا سطۃ
المشائخ بالسند المتصل بل ھو موھبۃ من اللہ تعالی یھبہ من شاء من عبادہ من
غیر توارث ومما یشھد لھذا المعنی ما روی ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلۃ
شیوخہ فقال لم یصل احد الی اللہ بالسلسلۃ بل وصلت الی جذبۃ فاوصلتنی
الی اللہ تصدیقا لما ورد جذبۃ من جذبات اللہ توازی عمل الثقلین ھذا مع ان سلسلۃ
شیوخہ معلومۃ ومعروفۃ فمن شاء ھذا العروج فلیرجع الی سائر کتبنا واللہ الھادی
پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہو اور وہ عبارت ہو فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے
اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہو کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ
مشائخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہو جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے
بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہو جو خواجہ نقشبند سے منقول ہو کہ کسی نے اُنکے
پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پہونچا بلکہ مجھ کو تو
کشش ربانی پہونچ گئی سو اُسنے مجھکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام مطابق ہو اُس حدیث مروی کے
کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہو اسکو یاد رکھنا باوجود یکہ خواجہ
نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہو سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا
اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونیکی تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ

رہنما ہی ۔ ف مصنف قدس سرہ نے حاشیۂ منہیہ مین فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین بتفصیل بیان کیا ہی جس کو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے۔

فصل آٹھوین

فِی شَیْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَیِّدِیْ الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّہٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے مذکور ہین یعنی حضرت مصنف رح کے خاندانی اعمال مجربہ کا بیان ذکر ہی اَوْصَانِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّہٗ بِمُوَاظَبَۃِ یَا مُغْنِیْ کُلَّ یَوْمٍ مِّائَۃً وَّ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَ سُوْرَۃِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً وَقَالَ ھٰذَانِ الْمُجَرَّبَانِ لِلْغِنَی الْقَلْبِیِّ وَالظَّاہِرِیِّ کِلَیْہِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس[1] بار سو اگر نہ ہوسکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غناے دلی اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّ یَوْمٍ وَّقَالَ بِہَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا[2] وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا جَاءَکَ مَنْ تَاَلَّمَ ضِرْسُہٗ اَوْ رَاْسُہٗ اَوْ تَوَجَّعَ الرِّیَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاہِرًا وَّضَعْ عَلَیْہِ رَمْلًا طَاہِرًا وَّاکْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ وَتَشَدَّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَی الْاَلِفِ وَاقْرَاِ الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَّصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَہٗ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّۃٍ ثُمَّ اَسْاَلُہٗ ھَلْ شُفِیْتَ فَاِنْ شُفِیَ بِہَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی الْبَاءِ

[1] اور بعضے مشایخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہی اور بعض سے نماز مین پڑھنا اسکا اسطرح کہ عشا کے بعد دو رکعتون مین اکتالیس بار پڑھے اسطرح کہ اکیس بار پہلی رکعت مین اور بیس بار دوسری رکعت مین اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدین مین مجرب اسکا ایک طریق یہ ہی کہ بعد سنت فجر کے ایکبار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ مین سے دو دو بار کر شب در روز مین گیارہ بار ہوجاوے لیکن اور اس فقیر کو ان سب طریق کی اجازت ہی اور جو چاہے پڑھے اسکو بھی میری طرف سے اجازت ہی جَرَّبْنَا ھٰذَا الْعَمَلَ وَجَدْنَاہُ کَذَالِکَ ۱۲

[2] ظفر جلیل مین کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے مین نے لکھے ہین جو چاہے اسمین سے دیکھ لے اور صلوٰۃ تنجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضاے حوائج کے لیے ایک بزرگ سے مجکو پہونچا ہے اسکی بھی اجازت ہی جو چاہے سو پڑھے۔

اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنف رح

وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ كَالْأُولٰى فَاِنْ شُفِيَ فِيْهَا وَاِلَّا انْقُلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْجِيْمِ وَ
قَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ اِلٰى اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سنا
مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان
آوے یا اسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور اسپر باریک ریتا ڈالے اور ایک کیل
یا کھونٹی سے اسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھ اور
درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ کہ تجھ کو آرام
ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہی اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے
اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد
اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے
دباتا جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچے گا مگر یہ کہ خدا
اسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا عَنَتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ
فَاَرَدْتَ اَنْ يُرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَاَرَدْتَ اَنْ يَشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهَا اور مین نے والد
مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے
کہ حقتعالی اسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالی اسکو صحت
بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس[1] بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ **ف** مولانا رح
نے حاشیہ مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس[2] بار
پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منھ پر چھینٹا مارے تو حقتعالی اسکو فائدہ بخشے
وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَاكْتُبْ لَهٗ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

سلہ اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہی کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اسپر الحمد اکتالیس بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے
ساتھ الحمد کے پڑھکر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالی وہ مرض اسکا جاتا رہے گا اور اگر فرصت ہو تو تین بار کا پڑھنا
بھی کفایت کرتا ہے۔ ۱۲

علی اربعین کسرۃ من الخبز انھم یکیدون کیدا ۵ واکید کیدا ۵ فمھل الکٰفرین
امھلھم رویدا ۵ ومرۃ ان یاکل کل یوم کسرۃ اور میں نے سنا اُن ہی حضرت
سے فرماتے تھے کہ جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اُس کے دیوانہ ہوجانے کا خوف ہو تو اس آیت
کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ انھم یکیدون کیدا لفظ رویدا تک اور اُس سے کہدے
کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے[1] وسمعتہ یقول من قرأ سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم
تصبہ فاقۃ اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات
پڑھے اُسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے[2] واللہ اعلم وسمعتہ یقول
من قرأ عند نومہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت الی اٰخر سورۃ الکھف وسال اللہ
تعالیٰ ان یوقظہ فی ای ساعۃ اراد ایقظہ اللہ تعالیٰ فیھا اور میں نے اُن حضرت سے سنا
فرماتے تھے کہ جو شخص نیند سونے کے وقت ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سورہ کہف کے آخر تک پڑھے
اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اسکو جگاوے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حقتعالیٰ اسکو جگاوے مترجم کہتا ہے
کہ سورہ کہف کی آیت مذکورہ یہ ہیں ان الذین امنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلا
خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولا ۵ قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان
تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا ۵ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد
فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یہ عمل حدیث کے موافق
چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ لسیہ العزیزیۃ وسمعتہ یقول اکتب ھذہ
التعوذۃ وعلقھا فی عنق الطفل یحفظہ اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اعوذ بکلمات اللہ
التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوۃ

[1] سنا اس فقیر نے اپنے اُستاد مولانا اسحٰق صاحب رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے جسکو باولا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا نبات کا تھوڑے سے گڑ میں لپیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اسکا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

[2] اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار ہر روز پڑھ لیا کرے تو اسکو فاقہ نہیں پہنچے گا ۱۲ ق

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھو اور لڑکے کی گردن مین لٹکا حق تعالیٰ اسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو یہی ترجمہ اُسکا یہہ کر بواسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانیوالی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ یَّقُوْلُ اَصْبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ط اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اور سنا مین نے اُنسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اُسکو صبح اور شام ترجمہ اُسکا یہہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضہ قدرت مین

ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضی کے لیے یون تعویذ کرتے تھے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ اور فرماتے تھے کہ تمھارے باپ حضرت ابراہیم تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمٰعیل اور اسحٰق کو روایت کی ہی مسلم رحمہ اللہ نے اور معمول مولانا عبدالعزیز صاحب و مولانا اسحاق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا لکھنے کا تھا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ ۱۲ ق

حفظ اطفال

پڑھنا اس دعا کا آفات سے امن کے لیے

مین ہی مفر ہی میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانیوالا اللہ ہی
جس نے قرآن اُتارا اور وہ نیکو کارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نہ مانین اور گردن کشی
کرین تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سواے اُسکے اسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا
کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ
کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِیْتُ وَلْیَقْبِضْ کُلَّ اِصْبَعٍ مِنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ
کُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِنَ الثَّانِیْ ثُمَّ
یَفْتَحُہُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْہِ مَنْ یَّخَافُ مِنْہُ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو
شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اُسکو چاہیے یون کہے کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِیْتُ
اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اُنگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین
ہاتھ کی ہر اُنگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اُنگلیان بند
کیے چلا جاوے پھر دونون کو کھولدے اُسکے سامنے جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے
کٓھٰیٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓ عٓسٓقٓ مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اُنگلی بند کرے پھر جب
ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اُنگلی بند کرلے اور یاے تحتانیہ کے بعد تیسری اُنگلی
اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف
کے ساتھ ایک ایک اُنگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سِتُّ اٰیَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ
تُسَمّٰی بِاٰیَاتِ الشِّفَآءِ یَکْتُبُہَا لِلْمَرِیْضِ فِیْ اِنَاءٍ فَیَمْحُوْہَا بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ وَیَشْفِ صُدُوْرَ
قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِہَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ
فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَہُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ ہُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہُدًی وَّشِفَآءٌ اور مین نے سنا
حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہی بیمار کے
واسطے اُنکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ وَیَشْفِ سے آخر تک ہین

برائے خوف حاکم

آیات شفا برائے مریض

وَسِمْعَۃٌ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَکُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ وَاللُّصُوْصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَاٰیَتَانِ بَعْدَھَا اِلٰی خَالِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَۃِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ اِلَی الْمُحْسِنِیْنَ وَاٰخِرُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ وَاٰیَتَانِ مِنْ سُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰی تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰیَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِیَ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا اِلٰی شَطَطًا فَھٰذِہٖ ھِیَ الْاٰیَاتُ الْمُسَمَّاۃُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً وَکَانَ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ یَزِیْدُ عَلَیْھَا الْفَاتِحَۃَ وَقُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَیَاْخُذُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَۃِ قُلْ اُوْحِیَ اِلٰی شَطَطًا اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس ۳۳ آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورۂ بقرہ کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتیں سورہ بقرہ کی یعنی للّٰہ ما فی السمٰوات سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمُ سے مُحْسِنِیْنَ تک سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کے اول سے لَازِبٍ تک اور دو آیتیں سورہ رحمٰن کی یا مَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورہ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی قُلْ اُوْحِیَ کی وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس ۳۳ آیت سے مسمّٰی ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول آیت یعنی قُلْ اُوْحِیَ سے شَطَطًا تک لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ وقت سمجھ لیگا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجیے کہ تلاش نہ کرنی پڑے آلٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

علاوہ اسکے ابرار نفع آسیب و نظر بد و زہر داران وغیرہ کو

بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ط اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ط قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَیِّ ج فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ
لَھَا ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِکَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ہ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا
مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ج فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ
وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ج وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ط لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا
اکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ
مَوْلٰنَا وقف فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ہ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ہ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا ہ وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہ اُدْعُوْا
رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ہ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا
وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ہ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ
ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝
إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ
إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ
مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ
لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ
يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ
مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ
شَطَطًا ۝ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُورَةَ
الرَّحْمٰنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَاعْقِدْ عُقْدَةً
وَانْفُثْ فِيهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِي عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيهِ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنْ ذَالِكَ الْمَرَضِ
اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے

اور اُسپر سورۂ رحمن پڑھ اور ہر بار کہ تو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہونچے تو ایک گرہ دے اور اُسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حقتعالی اُسکو اس بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَسْمَآءُ اَصْحَابِ الْکَھْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرْقِ وَالْحَرْقِ وَالنَّھْبِ وَالسَّرْقِ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ مَلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطْ اَذْرَفَطْیُوْنَسْ کَشَافَطْیُوْنَسْ تَبْیُوْنَسْ یُرَانِسْ بُوْسْ وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْرٌ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَآئِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الٰہی سے آخر تک دعا کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَکَ حَاجَۃٌ فَاقْرَأْ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ اَلْفًا وَمِائَتَیْ مَرَّۃٍ اِثْنَا عَشَرَ یَوْمًا فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْضِیْ حَاجَتَکَ وَھٰذِہٖ عَزَائِمُ اَجَازَنِیْ سَیِّدِیْ اَلْوَالِدُ بِھَا فِیْ جُمْلَۃِ مَا اَجَازَنِیْ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت درپیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالی تیری حاجت بر لاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہانتک مجھکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنین مجھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُھِمَّۃِ یَرْکَعُ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَفِی الثَّانِیَۃِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَفِی الثَّالِثَۃِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَفِی الرَّابِعَۃِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یُسَلِّمُ وَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حاجات مشکلہ کے بر آنیکے واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ

---

۱ سورۃ الحاجۃ جو حدیث شریف مین آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہے پڑھنا اس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے ۱۲

وَكَذَالِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رَبِّ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۵ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کرکے رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار **ف** مولانا نے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجکو تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول نہو **فائدۂ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت احمر کے ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے[1] لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۵ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کیواسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق تو یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور بکمال سریع الاثر ہے جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرلے اور مشائخ اُسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا انھون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول و آخر چند بار درود پڑھ کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہے کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۵

---

[1] جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَہٗ نِعْمَۃٌ الآیۃ کے لکھا ہے مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم واندوہ کے آیت لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور طریقہ اُسکے پڑھنے کے دو ہین ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس مین پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان مین بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلے کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور ہر لحظہ اُس پانی مین ہاتھ اپنا ڈال کر اپنے اوپر منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی اور تفصیل حلیل مین ورد ضمن دعاؤن دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بیچ فضائل ان چارون آیتون کے خوب لکھا ہے جو چاہے سو دیکھ لے ۱۲

وَلِمَنْ خَبَطَہُ الشَّیْطَانُ یَقْرَأُ فِیْ اُذُنِہِ الْیُسْرٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمَانَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ٥ اور جس کو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اُسکے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمَانَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ٥ وَاَیْضًا یُؤَذَّنُ فِیْ اُذُنِہٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیَقْرَأُ اَلْفَاتِحَۃَ وَالْمُعَوِّذَاتِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَالطَّارِقِ وَاٰخِرَ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَسُوْرَۃَ الصّٰفّٰتِ کُلَّھَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اسکے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی ھو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَیْضًا یَقْرَأُ فِیْ اُذُنِہٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور آسیب زدہ کیواسطے یہ بھی عمل ہے کہ اسکے کان میں آخر سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ٥ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ج اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ٥ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ٥ وَاَیْضًا یَقْرَأُ عَلٰی مَاءٍ طَاھِرٍ اَلْفَاتِحَۃَ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَخَمْسَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْجِنِّ وَیَرُشُّ بِہٖ وَجْھَہٗ فَاِنَّہٗ یُفِیْقُ وَاِذَا اُحِسَّ بِالْجِنِّیِّ فِیْ مَکَانٍ فَرَشَّہٗ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فِیْ نَوَاحِی الْمَکَانِ فَاِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ اِلَیْہِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اس پانی کا اسکے منھ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجاویگا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی[1] میں چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آویگا **مترجم** کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ط وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ٥ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ٥ وَّاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ٥ وَلَا لِمَامِ الشَّیْطَانِ بِالْمَیِّتِ وَ

اعمال برائے اسیب زدہ

اعمال برائے دفع جن

[1] نواحی یعنی اطراف ۱۲

رمیہم بالحجارۃ یقرأ ہذہ الآیات انہم یکیدون کیدا الی رویدا علی اربعۃ مسامیر
علی کل واحد خمسا وعشرین مرۃ ثم یدق فیہا فی اربعۃ اطراف ذالک البیت اور
واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اُنکے پتھر پھینکنے کیلیے یہ آیت پڑھے انہم یکیدون
کیدا واکید کیدا ۵ فمہل الکافرین امہلہم رویدا چار لوہے کی کیلون پر ہر کیل پر پچیس پچیس
بار پھر اُنکو گھر کے چارون کونون مین ٹھونک دین وایضا یکتب اسماء اصحاب الکہف فی
جدران البیت اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیوارون مین لکھے
وللعقیمۃ یکتب ہذہ الآیۃ فی رق الغزال بالزعفران وماء الورد ثم یعلق فی عنقہا ولو
ان قرانا سیرت بہ الجبال الی جمیعا وایضا یقرأ علی اربعین قرنفلا علی کل واحد
سبع مرات او کظلمات الی نورہ فاکل کل یوم واحدا وابتداءات من وقت فراغہا من
غسل الحیض ویواقعہا زوجہا فی تلک الایام اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی
پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او
کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا ۵ پھر اُس تعویذ کو اُسکی گردن مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ
کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے او کظلمات فی بحر لجی
یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضہا فوق بعض ط اذا اخرج یدہ لم
یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ۵ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع
کرے حیض کے غسل کے ہونیسے اور ان دنون مین اُسکا زوج اس سے صحبت کرتا رہے ف
مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اُسپر پانی نہ پیے والتی
تملص جنینہا یاخذ خیطا معصفرا علی مقدار طولہا ویعقد علیہ تسع عقد ینفث
فی کل منہا واصبر وما صبرک الا باللہ الی محسنون ۵ وقل یا ایہا الکافرون الی
آخرہا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اُسکے قد کے برابر لے اور اُسپر نو گرہ
لگاوے اور ہر گرہ پر واصبر وما صبرک الا باللہ ط ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق

برائے دفع جن از خانہ
ایضاً برائے دفع جن
برائے عقیمہ
برائے اسقاط جنین

بِمَا یَمْکُرُوْنَ ٥ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ٥ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکے وَالَّتِیْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ یَکْتُبُ فِیْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ٥ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ٥ اِهْیًا اَشْرَاهِیًا وَیَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِیْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَیُعَلِّقُهَا فِیْ فَخِذِهَا الْیُسْرٰی فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِیْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ کِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْکَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّیَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ اور جس عورت کے دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونیکا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ٥ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ٥ اِهْیًا اَشْرَاهِیًا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اوس کی بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمشؓ کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکے یہ کہ ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہی اہیا بکسرہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اسکو زوال نہین اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورہ سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے وَالَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی تَکْتُبُ قَبْلَ اَنْ مَضٰی عَلَی الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰی رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ٥ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ٥ وَهٰذِهِ الْاٰیَةَ یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ الْاٰیَةَ ٥ ثُمَّ یَکْتُبُ بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سواے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ٥ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ٥ اور اس آیت کو لکھے یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے بحق مریم و عیسیٰ ابنا

صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَثِقُ
بِہٖ لِلْمِقْلَاۃِ لَا یَعِیْشُ لَہَا وَلَدٌ یَاْخُذُ بِاَنْحُوَاہٖ دَانُفُلْفُلِ الْاَسْوَدِ وَیَقْرَأُ عَلَیْہِمَا عِنْدَ ظَہِیْرَۃِ
یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً سُوْرَۃَ الشَّمْسِ یَبْدَأُ کُلَّ مَرَّۃٍ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَیَخْتِمُ بِہَا تَاْکُلُہَا الْمَرْأَۃُ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ حَمْلِہَا اِلٰی فِطَاۃِ الْوَلَدِ اور اس شخص نے جسپر مجکو
اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں خبر دن یہ
دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور
اُسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک
وَاَخْبَرَنِیْ اَیْضًا اَلَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی اَنْ تَخُطَّ خَطًّا مُّسْتَدِیْرًا عَلٰی اَبْطِنِہَا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فِیْ
کُلِّ مَرَّۃٍ یَقُوْلُ مَعَ اِدَارَۃِ الْاِصْبَعِ یَامَتِیْنُ اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ
یَامَتِیْنُ کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَہٗ عَیْنٌ
عَائِنَۃٍ یَخُطُّ خَطًّا مُّسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَھُوَ یَقْرَأُ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَھٰذِہِ الْاٰیَاتِ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۝ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَیُرِیْدُ
اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ
فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ وَیَقُوْلُ
رَکَزْتُھَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَسْتُرُھَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام
کی طرف تو کہتے ہیں اُن ہی عزیمتوں سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اُس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانیوالی عورت کی نظر لگ گئی اُس عورت کو ڈائن اور ٹھیا بھی کہتے ہیں

ل مقلاۃ بالکسر تے کہ فرزند ش نہ زید ۱۲ ص سل گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲

بار سے کرے غلط فرزند شن ۱۲ ابولظم

الصفا ر ۱ سے ۔ وزہ دے نوز

ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ٥ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ٥ پھر دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ پھر چھری کو اس گول کے اندر گاڑے اور کہے کہ میں نے چھری ٹھونکدی نظر لگانے والی کے دل میں یہ ٹھونک دے کالی کے نیچے یا قعب کے یعنی طباق کے نیچے وَاَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانیوالی یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اسوقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اسکا اثر باطل ہوجائیگا وَاَيْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ دُعِيَ الْعَائِنُ يُؤْمَرُ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ اِنَآءٍ وَصَبَّ ذَالِكَ الْمَآءَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ بِرَأْسِ مِنْ سَاعَتِهٖ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَمْرَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ فِيْ مِثْلِ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہوجاوے تو اسکے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤن اور اسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اس پانی کو اسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اسیدم اچھا ہوجاوے میں کہتا ہون امام مالک نے موطا میں روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانیوالے کو اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ کے دھونیکا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم میں سے دُھلاوے تو دُھودو یعنی اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ منھ وغیرہ دھودیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے اور روایت ہے

مترجم کہ عثمان رضؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے
کتنا ہی کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین واللہ اعلم وایضاً اذرع
من خیط طاہر ثلثۃ اذرع واشر لہ عقدۃ من یحفظہ ثم اقرأ ہذہ العزیمۃ علی المعیون
ثم اذرع ثانیاً فان زاد او نقص فہو معیون فکرر العمل ثلثا تذہب اثر العین بسم اللہ
ولا قوۃ الا باللہ ثلث مرات وتقرأ الفاتحۃ ثلث مرات ثم تقول عزمت علیک ایتہا
العین التی فی فلان بن فلانۃ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ وسور عظمۃ وحجۃ اللہ
بما جری بہ القلم من عند اللہ الی خیر خلق اللہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عزمت علیک ایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق اشراہیا براہیا اذونیا اصبات
الی شدای عزمت علیک ایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق شہت بہت انقت
یا قطاع الرجا بالذی لا تقوی علیہ ارض ولا سماء ان اخرجی یا نفس السوء من
فلان بن فلانۃ کما اخرج یوسف من المضیق وجعل لموسیٰؑ فی البحر طریق والا فانت
بریئۃ من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ بریء منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ
بالف الف قل ہو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن لہ کفوا احد ۝
اخرجی یا نفس السوء بالف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القرآن
ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ۝ لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا
من خشیۃ اللہ ط فاللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین ۝ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۝
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم
اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہی کہ ایک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اسکے پاس کھ جو نظر زدہ ہی
پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہی پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپ
سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اسکو نظر لگی ہی تو اس عمل کو تین بار مکرر کر

کالا ٹیکا لڑکون کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی مین ثابت ہی ۱۲

نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑھے اور
سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور
اُسکی ماں کا نام لے وللمسحور والمریض الذی اعیا الاطباء مرضہ یکتب فی اناء صینیّ
ابیض یا حیّ حین لا حیّ فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حیّ[۱] فیمحوہ بالماء ویشرب الی
اربعین یوماً قلت ورایت سیدی الوالد یزید علیہ الفاتحۃ اور جسپر جادو کا اثر ہو
اور اُس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبون کو عاجز کردیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم
لکھے یا حیّ حین لا حیّ فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حیّ پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیے مین
کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تھے ومن ضاع لہ
شیءٌ فقال یا حفیظ مائۃ مرۃ وتسع عشرۃ مرۃ من غیر زیادۃ ونقصان ثم قرأ یا بنیّ
انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل الی یأت بہا اللہ مائۃ مرۃ وتسع عشرۃ مرۃ
رد اللہ علیہ ضالتہ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایکسو انیس بار بدون
زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یا بنیّ انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ
او فی السموات او فی الارض یأت بہا اللہ ایکسو انیس بار پڑھے تو حقتعالی اُسکی گم ہوئی چیز
کو اُسکے پاس پھیر لائیگا ولمعرفۃ السارق یتقابل اثنان ویمسکان الابریق بینہما و
یجعلانہ بین اصبعیہما السبابتین ویکتب اسم المتہم فی الابریق ویقرأ سورۃ
یس الی من المکرمین فان کان ہو الذی سرق دار الابریق فان لم یدر فلیمح اسمہ
ولیکتب اسم غیرہ وہکذا احتیاطاً قلت ویجب علی من اطلع علی السارق
بامثال ہذہ ان لا یجزم بسرقتہ ولا یشنع فاحشۃ بل یتبع القرائن فانما ھی
طریق اتباع القرائن قال اللہ تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم الخ اور
چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھین اور بدھنی کو اپنے درمیان مین

[۱] یعنی اے زندہ اسوقت کہ نہین تھا کوئی زندہ قائم ہو تو بیچ بادشاہت ہمیشہ اپنی کے اور بقا اپنی کے اے زندہ جیسا کر ہے اس آیة کو ۱۲

تھانے رہین اور اُسکو کلمے کی دو انگلیون سے اُٹھائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اُسکا
نام پرچی مین لکھے اور سورہ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی
گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اُسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے
اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل
یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اُسپر واجب ہے کہ اُسکے جرمانے پر یقین نکرے اور اُسکو
بدنام نکرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے
سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اُس چیز کے جسکا تجکو یقین نہین مقر کان اور
آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبَقَ لَکَ اٰبِقٌ فَاکْتُبْ فِیْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ
فِیْ غِطَاءٍ وَّاتْرُکْهُ فِیْ بَیْتٍ مُّظْلِمٍ وَّضَعْهُ بَیْنَ حَجَرَیْنِ وَهِیَ الْفَاتِحَةُ وَاٰیَةُ الْکُرْسِیِّ ثُمَّ
اَنْتَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ تَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ
السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْهِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اَضْیَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰی
یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ثُمَّ اکْتُبْ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ اِلٰی
فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۵ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ط وَاللّٰهُ
مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۵ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۵ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ
اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۵ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکھ
اور اُسکو کسی چیز مین لپیٹ کر اندھیری کوٹھری مین دو پتھرون کے بیچ مین رکھدے یعنی
سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰہم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ کَظُلُمٰتٍ
فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ
یَدَهٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۵ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ
یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ط وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۵ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ

برائے بندہ گریز

فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ٥ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ سے آخر تک ٥ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ يُنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اٰمِيْن يَوْمَ الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّ الْيَوْمَ الثَّانِيْ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشَرَ مَرَّةٍ اور جب تو چاہے کہ حق تعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا دے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرٰى لَكَ فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الضِّيْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً ثُمَّ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰى يَمِيْنِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَعْدُوْهَا الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں حال دیکھے جس میں تیری نکاسی ہو اُس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے خداوندا مجکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور میرے اس حال میں کشادگی اور نکاسی کر دے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جس سے

سلہ معمول مولانا اسحٰق رحمۃ اللہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کیلیے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہونے کے لیے درود شریف لکھ کر دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنے درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لٹکا دے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک وسلم الف الف مرۃ و الف الف ذرتہ ۔۔۔

میں اپنی دعا کے قبول ہو جانیکو دریافت کرجاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جس کو
تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہیں تو اسیطرح دوسری رات کو سو اگر مطلب حاصل ہو فھو المراد اور نہیں تو تیسری
رات بھی ایسطرح کر ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جائیگا اس عمل
کا ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے رُقْیَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ یُّکْتَبَ وَ یُعَلَّقَ عَلٰی عَضُدِہٖ یَبْرَأُ سَرِیْعًا بِاِذْنِ اللّٰہِ
تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ٥ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَ
تَشْرَبُ الدَّمَ وَ تَھْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ وَ اِنْ کُنْتِ یَہُوْدِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوْسَی الْکَلِیْمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ
عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْکُلِیْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ لَحْمًا وَّ لَا تَشْرَبِیْ لَہٗ دَمًا
وَّ لَا تَھْشِمِیْ لَہٗ عَظْمًا وَّ تَحَوَّلِیْ عَنْہُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ وَ اِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِّنْکِ وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ جسکو تپ
آتی ہو اسکا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اسکے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاویگا اللہ
تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** اُمِّ مِلْدَمٍ عرب کی زبان میں تپ کی کنیت ہے اور
بجائے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اسکی ماں کا نام لکھے وَ اَیْضًا یَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ
سُوْرَۃَ الْمُجَادِلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ
مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَ لِمَنْ بِہِ الْخَنَازِیْرُ یُعْقَدُ عَلٰی سَیْرٍ مِّنَ الْاَدِیْمِ عَلٰی مِقْدَارِ
طُوْلِ الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَ اَرْبَعِیْنَ عُقْدَۃً یَنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَ قُدْرَۃِ اللّٰہِ وَ قُوَّۃِ اللّٰہِ وَ عَظَمَۃِ اللّٰہِ وَ بُرْھَانِ اللّٰہِ وَ سُلْطَانِ اللّٰہِ وَ
کَنَفِ اللّٰہِ وَ جِوَارِ اللّٰہِ وَ اَمَانِ اللّٰہِ وَ حِرْزِ اللّٰہِ وَ صُنْعِ اللّٰہِ وَ کِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَ نَظَرِ اللّٰہِ وَ بَہَاءِ اللّٰہِ

ف ۱ معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کے لیے یہ تھا کہ گلے میں باندھنے کے لیے لکھ دیتے تھے قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ط اور پینے کے لیے بیماری دفع ہونے کے لیے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ط ۱۲

وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّہِمَا اَجِدُ اور جسکی گردن مین کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس ۴۱ گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَہَرَتْ عَلٰی بَدَنِہِ الْحُمْرَۃُ یَرْقِیْہِ بِہٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُشِیْرُ بِالسِّکِّیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَلِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ اَیَّتُہَا الْحُمْرَۃُ جَآءَتْکَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُہَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَہِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اللّٰہُ یَکْفِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَّشْکُوْ بِضَعْفِ الْبَصَرِ یَقْرَاُ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ اور جو ضعف بصارت سے نالان ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِیَ بِالصَّرْعِ یَاْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَیَنْقُشُ فِیْہِ اَوَّلَ سَاعَۃٍ مِّنْ یَّوْمِ الْاَحَدِ فِیْ طَرَفٍ مِّنْہُ یَا قَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَہَّارُ وَفِی الطَّرَفِ الْاٰخَرِ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے اور شمس یکشنبہ کی پہلی ساعت مین اُس تختی کے ایک طرف یہ کھدوا دے یَا قَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَہَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی عمل کا اثر توفیق و عنایت باری پر منحصر ہے

مجرب ہے ہے

مجرب ہے بارہا

مجرب ہے بارہا مصنف

مجرب ہے بارہا

مجرب ہے بارہا

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل
ہو اسکے آداب اس فصل مین ارشاد کیے قال اللہ تعالے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ
مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُوْنَ ٥ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم
حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراوین جب انکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز
کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ
غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا و نکالنا ٹھہراوین اور ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا
نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض
کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گاؤن مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت
کرنا اور باقی لوگون کا سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے
اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگونکو
دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف
جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا **نظم**

علم کز تو ترا نہ بستاند	جہل ازان علم بہ بود صد بار	نہ بدان لعنت ست بر ابلیس
کہ نداند ہمین یمین و یسار	بل بدان لعنت ست کاندر دین	علم داند بعلم نہ کند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ هُوَ مَنْ يُّحَافِظُ عَلٰى اُمُوْرٍ
عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر الخ مصنف
حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَ
الْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ج منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہی یہ ہی کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر آور حدیث آور فقہ آور سلوک آور عقائد آور نحو اور صرف کے اور اس کو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا اُن ہی مین سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی اُنپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اُنکو اور سکھاتا ہی اُنکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہٗ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہی قرآن اور حدیث مین آور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور احادیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے آور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوے کہ فہم کتاب اور سنت کا اُسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اُنکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا رح نے حاشیہ مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اُسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا یَجِبُ فِی التَّدْرِیْسِ هُوَ اِنَّمَا هُوَ اَشْیَاءُ شَرْحُ الْغَرِیْبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات واجب ہی چند چیزین ہین (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اُسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالتَّوْضِیْحُ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اُسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچیدار کہ

شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اسکو موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوجِیہُ المَسَائِلِ بِاَن تُصَوِّرَہَا بِالاَمثِلَۃِ الجُزئِیَّۃِ وَیُبَیِّنَ حَاصِلَہَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ اُسکی صورت باندھدے جزئی مثالون سے اور اُنکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے انکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اُنکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقرِیبُ الدَّلَائِلِ لِتَحصُلَ النَّتِیجَۃُ بِلُزُومِ بَعضِ المُقَدِّمَاتِ لِبَعضٍ وَاِندِرَاجِ بَعضِہَا فِی بَعضٍ (۴) اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہوجاے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اُسکے مقدمات پیچیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہوجاوے تقریب دلیل عبارت ہی سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدِ القُیُودِ فِی التَّعرِیفَاتِ وَالقَوَاعِدِ الکُلِّیَاتِ (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید سواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکلجاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہی مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیبؒ کے مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوہِ الحَصرِ فِی التَّقسِیمَاتِ (۶) اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہی وَدَفعِ التَّشَابُہَاتِ الظَّاہِرَۃِ لِمُختَلِفَینِ یُرَی اَنَّہُمَا مُتَشَابِہَانِ لَو مُشتَبِہَینِ یدے

ف لعینی خطوط اور اشارات اور منارے میلون کے اور عقود یعنے انگلیون سے گننا ۱۲

اَنَّھُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاھِبِ وَالتَّوْجِیْھَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۷) اور دفع کرنا شبہات
ظاہرہ کا یعنی دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال میں آتا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ
کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں اور اسیطرح دو سوال یا دو جواب
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں تقریر
واضح اور فرق بیان کرے اسکو فرق یا ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے
حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک
مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَکَلُزُوْمِ مَا یَمْتَنِعُ فِی التَّعْرِیْفَاتِ کَالْاِسْتِدْرَاکِ وَذِکْرِ الْاَخْفٰی
وَالْاَکْبَرِ وَاعْمِنْ کَجُزْئِیَّۃِ الْکُبْرٰی وَسَلْبِ الصُّغْرٰی اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسا کچھ
لازم آنا اُسکا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے استدراک اور حقی تر کا ذکر کرنا وعلیٰ ہذا القیاس
عدم جمع و منع یا لازم آنا اُسکا جو براہین میں ممتنع ہے جیسا کچھ جزئی ہونا کبریٰ اور سالبہ ہونا صغریٰ کا
مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اُس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں خفا
کا لانا جیسا اخبار کی تعریف میں کہنا مُسْتَطْفِقٌ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْقَادِحٍ فِی اللُّزُوْمِ وَالْاِنْتَاجِ
اَوْ مُخَالِفَۃٍ لِعِبَارَۃٍ اُخْرٰی اَوْ لِکَلَامِ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّۃِ یا دفع کرنا اُسکا جو قیاس استثنائی
میں لزوم کا اور قیاس اقترانی میں اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اُس کتاب کی
دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی
اگر مصنف کی عبارت اُس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے
مخالف ہو تو اُسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور بنا قصر اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الراے
میں نظر آتا ہو اور اُسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نکھا تا ہو تو اُسکا دفع کرنا ضرور ہے
ہکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ الاخری فَالْعَالِمُ لَا یُفِیْدُ تَلَامِذَتَہٗ فَائِدَۃً تَامَّۃً
حَتّٰی یُبَیِّنَ لَھُمْ ھٰذِہِ الْاُمُوْرَ مُتَمَرِّنِیْنَ عَلَیْھَا فِیْ دَرْسِہٖ تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ
تامہ کا افادہ نہ کریگا جبتک کہ ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر انہی امور پر اثناے

درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جائے گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُلَقِّنَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا بِالتَّفْصِيْلِ وَلْيَكُنْ لَهُ وَقْتٌ يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ مَحَبَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُمْكِنَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةِ الْمُيَسَّرَةِ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْاِشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ اُن امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہی یہ ہی کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اُن کو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہی اور اُسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اُنکی طرف متوجہ ہوکر اُنپر نسبت ڈالے کیونکہ واسطے کہ محبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنے استطاعت میسرہ سے صحبت ہی اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل ببرکت صحبت کے اشارہ ہی حقتعالی کے اس قول مین وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی رسول کریم اُنکو پاک کرتا ہی اپنے انوار کی صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ يَتَجَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى وَلْيَجْتَنِبِ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِّيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِّيْنَا فِيْ سُنَنِ اِبْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِّيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَاَنَّهٗ مَذْمُوْمٌ وَاَنَّهَا مَحْمُوْدَةٌ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہی کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حقتعالی نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہمکو روایت پہونچی ہی کتب حدیث مین کہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب اُنکے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہونچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین نہ تھی اور نہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو یہ روایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانونکو مساجد سے نکالدیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم ہے اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ مین نہ تھی اور وہ قصہ خوانونکو نکالدیتے تھے اور وہ وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ یَذْکُرَ الْحِکَایَاتِ الْعَجِیْبَةَ النَّادِرَةَ وَیُبَالِغَ فِیْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْغَیْرِهَا بِمَا لَیْسَ بِحَقٍّ وَلَا یَقْصِدَ فِیْ ذٰلِكَ تَدْرِیْجَ تَلْقِیْنِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِیْنِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَیُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِیْرَادِ الْحِکَایَاتِ وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَیْنَهُمَا اَمْرٌ مُّهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اُسکے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اسکو یہ مقصود نہین کہ لوگونکو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصۂ کربلا اور قصۂ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل وعریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابۂ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایت کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہوجاوین ایسی ہی حکایات مصداق مین اُس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمھارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اُنکی صحبت سے آپکو بچائیو اور دور رہیو وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَّرٰى اَحَدًا لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ
لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ
وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ
وَالتَّشْدِيْدُ لِشَاْنِ الْاُمَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ
امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانؤن کو نہین
دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہین کرتا تو
کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تو نے نماز نہین پڑھی کذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور اُسکے سوا
اور امور مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالی فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ
دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور بُرے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار
فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور
جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین امرا و سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا
اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر اُنسے اِس طریقہ پر جو نیک تر ہے یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا
مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهٗ اِخْوَانٌ مُّرَافِقُوْنَ
حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَّاحِدٍ
فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَاَنَّهُ
الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ
لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور
حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اُسکے برادران
دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اُنکو تحریص اور ترغیب دلاوے اُنکے ساتھ سلوک
کرنیکی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نہ کرنا

اُس کے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہی اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہانتک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین حدیث مین وارد ہوا ہی تو ہی مخاطب اُسکا ساتھ نہ چھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہوجاوے اسواسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فضیلت[1] عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمھارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اُن ہی مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنے مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی اور ایسی فضیلت ہی جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہوجاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لائے وَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصَبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى مَا اَخَلَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِيْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اسمین رخنہ ہی تا انکہ اُسکو بند کرے یعنی اس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور باطن دونو کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہی اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنیکا حاجتمند ہی تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہوجاوے وَاَنَا اُوْصِیْ

---

[1] فضل العالم علے العابد کفضلی علے ادناکم الحدیث ۱۲ صحیح مسلم اللہ تعالے [2] امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہین من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کی پس بلاشبہ زندیقی ہوا یعنی ٹھیٹ کافر اس لیے کہ اسمین نہین ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پھا کا ملا ہی اور جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ مین پس بلاشبہ محقق ہوا ۱۲ ق

طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ لِبَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَ بَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتاہون طالب حق کو چند امور کی ازانجملہ یہ ہر کہ غنیا اور امراسے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اُنکو مستعد کرنیکے واسطے خیر پیا اور یہ وہی وجہ ہی جس سے اُن احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی ذمت پر دلالت کرتی ہین اور درمیان اُسکے اکثر علماے صالحین نے اُنکی صحبت ختیار کی ہر اتفاق ہوکر تعارض رفع ہوتا ہی وَمِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ

اور ازانجملہ یہ وصیت ہی کہ صحبت نہ ختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین رغبت رکھتا اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنیوالا اُن فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اُن اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور

عدم لزوم کے اور اُن اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کے تشدد کرنیوالے
ہین اپنے نفوس پر اور نہ وقت کرنیوالے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اُس
شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو **ف** مصنف قدس سرہ نے مردحق پرست کو غایت
شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین ہو حافظ
شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست ٭ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید ٭
صوفی جاہل و عابد بی علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہو سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **شعر** خیالات
نادان خلوت نشین ٭ بہم برکند عاقبت کفر و دین ٭ اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ
سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب
معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اُس
مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث
سید الابرار ہو ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہو حقتعالی اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب
کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يُصَحِّحُهَا
كُلَّهَا عَلَى الْقَبُولِ مُجْمَلًا وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا
مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ وَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذْهَبًا وَاحِدًا
مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہو کہ گفتگو نہ کرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو
دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اُنمین سے اُسپر چلے
جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور
دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون
طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ
اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہلسنت کے نزدیک
مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا سبکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے

اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کے تنقیص اور تذلیل
کا باعث ہوجاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے
شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ یونس علیہ السلام سے مجکو فضیلت نہ دو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ مین فرمایا صریح سنت سے
وہ مراد ہی جسکا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری
اور مسلم مین متفق علیہ ہو ترمذی اور ابو داود اور انکے سوا اور ائمہ حدیث نے اسکی روایت اور تصحیح کی
ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین شافعیہ اور
حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص در صورت
اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح
نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اسپر قیاس کر لیا ہی یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی
جس سے جواب اس مسئلہ کا نکلتا ہی یا نص اسطرح وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کیساتھ ملکر جواب مسئلہ کی مقتضی ہی یا نص
اسپر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا
سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر
صحیح ناسخ اور منسوخ موول اور غیر موول پر قادر ہو حدیث صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ
مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب
اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار
دیتا ہی شعر تکیہ بر جاے بزرگان نتوان زد بگزاف ؛ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ؛ ومن آدابہ ان لا
يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى

ف۱ صحیح ہی یہ بات اس لیے کفایہ مین لکھا ہی العامی اذا سمع حدیثا لیس له ان یاخذ بظاہرہ لجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ
او منسوخا بخلاف الفتوی انتہی اور تقریر شرح تحریر مین مولانا عبد العلی لکھتے ہین لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز کونہ مصروفا
عن ظاہرہ او منسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات ظاہر ہی کہ اسوقت کے علما عامیون مین داخل ہین چہ جاے جہلا
کما لا یخفی علی العقلاء ۱۲ ف

عِلْمٍ اُسِّسَ اَدِلَّۃً وَمَا ذَا اَرْکَانُہٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِیْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِیْ
فِیْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰہِ الْاِسْتِعَانَۃُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا سمجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہمکلام موسیٰ سے فرمایا
کہ انکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین
مین رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور
اس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا
ارکان ہین اور وعظ سننے والونکے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون
کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے فَاَمَّا الْمُذَکِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ
مُکَلَّفًا عَدْلًا کَمَا اشْتَرَطُوْا فِیْ رَاوِی الْحَدِیْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علما
نے تکلیف اور عدالت شرطی کی ہے **ف** مولانا رح نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور
فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا
بِجُمْلَۃٍ کَافِیَۃٍ مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَسِیَرِہِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث
اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے اخبار اور سیرت
سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِیْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِکُتُبِ الْحَدِیْثِ بِاَنْ
یَکُوْنَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوْ
اِسْتِنْبَاطِ فَقِیْهٍ وَکَذٰلِکَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِیْبِ کِتَابِ اللّٰہِ وَتَوْجِیْهِ مُشْکِلِهٖ وَ
بِمَا رُوِیَ عَنِ السَّلَفِ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی
صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند کر چکا ہو اور انکے

---

۵ اور فرمایا وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نصیحت کیا کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنون کو ۱۲ ۹۲

مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنی ۱۲

معانی کو بوجھا ہوا ور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت او رسقم کی
حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہوگئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ
قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو
اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اُسکو جانتا ہو وَیُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ
فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَّكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے
ساتھ مستحب یہ ہے کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اون کے
فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو
اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اُسقدر جتنا
اُنکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا
کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو تو اسکا انکار کرین گے **مترجم** کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ
واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر
نہین کہ اسمین ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے
مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہے اُسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو
اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جس مین
یہ صفت حاصل نہین وہ اُن لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص
کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ اَنْ لَّا يُذَكِّرَ اِلَّا غِبًّا
وَّلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعَ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ
اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا
کرے اور نہ کلام کرے اُس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اُسوقت
وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کر لے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ
اُنمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی

سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **مصرع** امام عشق پس بکن کہ گویند پس وَاَنْ يَجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ
طَاهِرٍ وَ يَبْتَدِئَ وَاَنْ يَبْتَدِئَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَهٗ بِهِمَا وَبِالدُّعَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے
کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے
اور انہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے سب اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً
وَلَا يَغْلُوْ فِي التَّرْغِيْبِ اَوِ التَّرْهِيْبِ فَقَدْ قِيْلَ هُوَ يُقْنِطُ لِلْاُمَّةِ وَمِنْ هٰهُنَا وَمِنْ ذٰلِكَ
كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللهِ سُبْحَانَهٗ فِيْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ تخصیص نہ
کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ
کلام کو ملاتا چلا آئے کبھی اِس سے اور کبھی اُس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں
وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے
کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور نا امیدی حاصل ہوتی ہے
تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے **مصرع** چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
وَاَنْ يَكُوْنَ مُيَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَلْيَعُمَّ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَاَنْ
لَا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بِعَيْنِهٖ مِثْلُ اَنْ يَقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَفْعَلُوْنَ
كَذَا وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنیوالا ہو نہ سختی کرنیوالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے
اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت
یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یوں کہے کیا حال ہے لوگوں کا
کہ ایسا ایسا کرتے ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی
پر محمول ہو گا اُس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور
دلوں سے اُسکی وقعت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہو گا وَلَا يَتَكَلَّمَ
بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے **ف** اسواسطے

کہ کلام مسجّع اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی ہے تو غرض تذکیر مین خلل
واقع ہوگا وَتَحْسِيْنُ الصَّوْتِ وَتَقْبِيْحُ الْقَبِيْحِ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا
يَكُوْنُ هِمَّتَهٗ اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولے امر قبیح کی اور معروف
شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور ہمہ جائی رکاکی مذہب شہرت جس محفل مین
جاوے انکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے وَاَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ يَلِيْهَا فَيَنْبَغِيْ
اَنْ يُحْضِرَ فِيْ نَفْسِهٖ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِيْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ
وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَى الْاَذْكَارِ ثُمَّ يُحَقِّقُ فِيْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيْجِ عَلٰى حَسَبِ
فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ اَوَّلًا بِفَضَائِلِ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا
ثُمَّ اِذَا تَاَدَّبُوْا عَلَيْهَا اَمَرَ بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اَثَّرَ فِيْهِمْ فَلْيَحُضَّهُمْ عَلٰى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ لِيَسْتَعِيْنَ
فِيْ تَاْثِيْرِهَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ بِذِكْرِ اَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهٖ مِنْ اَمْرِ اَفْعَالِهٖ وَتَصْرِيْفِهٖ وَتَعْذِيْبِهٖ
لِلْاُمَمِ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِحَوْلِهِ الْوَجْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَشِدَّةُ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابُ النَّارِ
وَكَذٰلِكَ يُرَغِّبُهُمْ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو مناسب یون
ہے کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اُسکے اعمال مین اور اُسکے حفظ لسان اور
اخلاق مین اور اُس کے حالات قلبی اور اُسکے اذکار کی مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی
صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اُنکے
فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیون اور سیئات کی برائیون کا امر کرے لباس اور
شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب
اُنمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُنکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال
قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اُنکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت
چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور
اُسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہے پھر استعانت چاہیے

موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں وَاَمَّا اِسْتِمْدَادُہٗ فَیَکُوْنُ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی تَاْوِیْلِہِ الظَّاھِرِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاَقَاوِیْلِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَیَانِ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور صحابہ اور تابعین اور اُن کے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اوس کی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اُسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہی خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لی گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اُن احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَلَا یَذْکُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازِفَۃَ فَاِنَّ الصَّحَابَۃَ اَنْکَرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ اَشَدَّ الْاِنْکَارِ وَاَخْرَجُوْا اُولٰئِکَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْھُمْ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ ھٰذَا فِی الْاِسْرَآءِیْلِیَّاتِ الَّتِیْ لَا یُعْرَفُ صِحَّتُھَا وَفِی السِّیْرَۃِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نہ کرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا اور قصہ

خواتون کو مساجد سے نکالدیا ہے اور اُنکو مارا ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایت مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین و آثار کانہ فالترغیب والترھیب والتمثیل بالامثال الواضحۃ والقصص والمرققۃ والنکات النافعۃ فھذا طریق التذکیر والشرح اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا والمسئلۃ التی یذکرھا اما من الحلال او الحرام او من باب آداب الصوفیۃ او من باب الدعوات او من عقائد الاسلام فالقول الجلی ان ھناک مسئلۃ یعلمھا و طریقا فی تعلیمھا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو واما آداب المستمعین فان یستقبلوا المذکر ولا یلعبوا ولا یلغطوا ولا یتکلموا فی ما بینھم ولا یکثر والسؤال من المذکر فی کل مسئلۃ بل اذا عرض خاطر فان کان لا یتعلق بالمسئلۃ تعلقا قویا او کان دقیقا لا یتحملہ فھوم العامۃ فلیسکت عنہ فی المجلس الحاضر فان شاء سألہ فی الخلوۃ وان کان لہ تعلق قوی کتفصیل اجمال وشرح غریب فلینتظر حتی اذا انقضی کلامہ سألہ اور وعظ کی سماعت کرنیوالون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لھو لعب نہ کرین اور شور نہ مچائین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نہ کرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نہ کرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اُسکو مسئلہ مذکور کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اُٹھا سکتی تو اُس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر چاہے تو اُسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اُس کو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اُس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے ولیعد

الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور رہا چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ
کرے ف بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب
کلام فرماتے تھے تو تین بار[1] اعادہ فرماتے تا خوب سمجھ میں آجاوے فَإِنْ كَانَ مُخَاطَبُ أَهْلِ
لُغَاتٍ شَتّٰى وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ فِي تَجْنِيسِ وَتَلَقُّطِ
الْكَلَامِ وَإِجْمَالِهِ سو اگر مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ جمع ہوں اور واعظ انکی زبان پر قادر
ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور یہ بہتر کرنا چاہیے تجنیس اور تلقط کلام سے یعنی
اسواسطے کہ کلام پاکیزہ اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل ہوں وَأَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي اعْتَرَتِ
الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا فَإِنَّ غَالِبَ كَلَامِهِمُ
الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ
مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے واعظوں کو پیش آتی ہیں وہ انمیں سے
ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام انکا موضوعات
اور محرفات ہیں اور مذکور کرنا انکا ان نمازوں اور دعاؤں کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات میں
شمار کیا ہے ف سبب اسکا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے تحقیق کیا اور شوق
ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام ترغیب یا ترہیب کا دیکھ لیا بے تمیزی سے ذکر کردیا
حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ
جہنمی ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بالتحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت
کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہورہ کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے
اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب
میں وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْهِيبِ وَالتَّرْغِيبِ اور از انجملہ یہ مبالغہ ذکر کرنا
واعظوں کا کسی شی میں ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یوں کہنا کہ اگر کوئی فلانی فلانی سورہ سے

---

[1] لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام عظیم الشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم

فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضاے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہی یا جو کوئی بھنگ پیئے اُس نے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُم قِصَّةَ کَرْبَلاءِ وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذَالِكَ وَخُطَبُهُم فِيهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اُسکے سوا اور سومون مین قصہ گوئی اور انہین خطبہ خوانی کرنا **ف** اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہی تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اُلٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کیواسطے نہ حاضر ہو کوئی اُسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اُنکے بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ اُسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہی **شعر** بہر بدیہ ز اصل کار دپیوستہ بفرع ہم معتقد خدا و بسیار شرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہٗ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِاٰدَابِ الطَّرِيقَةِ وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيضِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْآدَابِ وَلَا تِلْكَ الْأَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند اور متصل ہی یعنی مصنف سے تا سید رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہی فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَأَلْحَقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ صَحِبَ أَبَاهُ الشَّيْخَ الْأَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَارْضَاهُ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيْقَةِ
وَرَأَى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيْرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيْقَةِ
وَالْحَقِيْقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شُيُوْخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيْدِيْهِ خَيْرًا تو بندۂ ضعیف ولی اللہ نے کہ حقتعالی
اس سے عفو کرے اور اسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانۂ دراز صحبت رکھی
اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدا راضی ہو انسے اور انکو راضی کرے اور انہی سے
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور انسے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور
انسے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو گذرا ان کے مرشدو پیر واقعات اور
حالات اور کرامات گذرے انسے مسموع ہوے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی انکے مستفیدین پر
کی طرف سے انکو نیک بدلہ دے وَصَحِبَ هُوَ شُيُوْخًا كَثِيْرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَهْ
خُرْدُ صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيَ وَالشَّيْخَ اِلٰهْدَادْ اَخُوْ خَوَاجَهْ حُسَامَ الدِّيْنِ صَحِبُوْا
خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَانِيْهِمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ اٰدَمَ الْبَنُوْرِيْ صَحِبَ
الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِيْفَةُ اَبُو الْقَاسِمِ
صَحِبَ مُلَّا وَلِيْ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِيْرَ اَبَا الْعُلَاءِ اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدون کی صحبت
مین رہے بزرگتر انمین سے تین مرشد ہین اول انمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سہرندی
اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت
مین رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی
صحبت مین رہے اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی
صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے خلیفہ ابوالقاسم ہین جو ملا ولی محمد
کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابوالعلا کی صحبت مین رہے **ف** سہرند شہر لاہور کے
قریب اور بنور برون تنور قصبہ ہی سہرند کے توابع سے ثُمَّ الْخَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ

محمد امکنکی صحب اباہ مولانا محمد درویش صحب مولنا محمد زاہد صحب خواجہ
عبید اللہ الاحرار والامیر ابو العلا صحب الامیر عبد اللہ صحب الامیر یحیی
صحب خواجہ عبد الحق صحب خواجہ عبید اللہ الاحرار المذکور پھر خواجہ محمد باقی خوجہ
محمد امکنکی کی صحبت مین رہے اور وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا
محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا
امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے والخواجہ احرار صحب شیوخا
کثیرین منھم مولنا یعقوب الچرخی وخواجہ علاء الدین الغجدوانی صحب خواجہ
نقشبند بلا واسطۃ وصحب الاول ایضا خواجہ علاء الدین عطار والثانی خواجہ
محمد پارسا وھما من کبار اصحاب خواجہ نقشبند اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی
صحبت حاصل کی انمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خوجہ
نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولنا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین
عطار کی بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین
رہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ
قریہ ہے غزنی کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کحباب
بافت کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور انکے والد یہی پیشہ کرتے تھے والخواجہ نقشبند صحب
شیوخا کثیرین اجلھم خواجہ محمد بابا سماسی وخلیفتہ الامیر سید کلال والخواجہ
محمد صحب خواجہ علی الرامیتنی صحب خواجہ محمود ابا الخیر الفغنوی صحب
خواجہ عارف ریوکری صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی صحب خواجہ
یوسف الھمدانی صحب علی بن الفارمدی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین
رہے بزرگتر انمین خواجہ محمد بابا سماسی اور انکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خوجہ علی

علی رامتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف زیوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے **ف** رامتن بفتح میم تشدید میم قریہ ہی طوس کے توابع سے اور رامتین قصبہ ہی بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فاو سکون غین معجمہ قریہ ہی بخارا کے توابع سے اور زیوگر بکسر راے مہملہ قریہ ہی بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہی طوس کے توابع سے صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ اِثْنَانِ اَحَدُھُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الدَّقَّاقَ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَاٰبَادِیَّ وَ اَبُو الْحُسَیْنِ الْحُصْرِیُّ صَحِبَ الشِّبْلِیَّ صَحِبَ السَّیِّدُ الطَّائِفَۃِ الْجُنَیْدَ الْبَغْدَادِیَّ وَ الثَّانِی خَوَاجَۃُ اَبُو الْقَاسِمِ الْگُرْگَانِیُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِیَّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الْکَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الرُّوْدْبَارِیَّ صَحِبَ جُنَیْدَ نِ الْبَغْدَادِیَّ علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت مین رہے بزرگترانمین سے دو ہین ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابوالقاسم نصرابادی اور ابوالحسین حصری کی صحبت مین اور دونون یعنی نصرآبادی اور حصری شبلی کی صحبت مین رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم گرگانی ہین جو ابوعثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت مین رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے **ف** ابوالقاسم قشیری رسالۂ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین بہت عمدہ کتاب ہی قشیر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہی اور گرگان بضم کاف عربی و تشدید راے مہملہ و کاف عجمی ایک گانون کا نام ہی اور رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے آبا کا وطن تھا۔ وَ الْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ خَالَہُ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوْفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ اِثْنَانِ اَحَدُھُمَا الْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَی الرِّضَا صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ مُوْسَی الْکَاظِمَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ

صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ صَحِبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيهِمَا دَاؤُدُ الطَّائِي صَحِبَ فُضَيْلًا وَحَبِيبًا الْعَجَمِيَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوا شُيُوخًا كَثِيرِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَتَبِعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهِ فَهٰذِهِ سِلْسِلَةُ الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي صِحَّتِهَا وَاتِّصَالِهَا

اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری[1] سقطی کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انکے دو مرشد ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادقؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام محمد باقرؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدینؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسینؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے تھے اور تینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انمیں سے حسن بصری ہیں اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے انمیں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا انکی صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں ہے مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنفؒ سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھنے میں اس رسالہ میں کیوں ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی بین وقت عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو لیکن اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اُن کو

[1] سری بفتح اول و کسر ثانی و یاے تحتانی مشدد یعنی جوانمرد و سقطی یعنی پارچہ فروش جسکو پرانیے کہتے ہیں ۱۲

بایزید بسطامی رح کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق ؑ کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ
رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا وللامام جعفر الصادق ؑ ایضاً
انتساب الی جدہ ابی امہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن سلمان الفارسی
عن ابی بکر الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام جعفر صادق ؑ
کو انتساب ہی اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رض کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی
سلمان فارسی سے انکو ابی بکر صدیق رض سے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ومنہا
سلاسل اخری الاتصال فی طرف منہا بالصحبۃ وفی طرف بالبیعۃ او الخرقۃ
واللہ اعلم فالعبد الضعیف ولی اللہ اخذ الطریقۃ عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم
عن السید عبد اللہ عن الشیخ آدم عن الشیخ احمد السہرندی عن ابیہ الشیخ عبد
الاحد عن شاہ کمال اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنابر صحبت کے اتصال ہی اور بعض
مین بنابر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے
انھون نے سید عبد اللہ سے انھون نے شیخ آدم بنوری سے انھون نے شیخ احمد سہرندی سے
انھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انھون نے شاہ کمال سے وایضاً عن شیخ سکندر
عن جدہ شیخ کمال المذکور عن السید فضیل عن السید گدا رحمن عن السید
شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن ابی الحسن عن شمس الدین الصحرائی
عن السید عقیل عن السید بہاء الدین عن السید عبد الوہاب عن السید
شرف الدین قتال عن السید عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریق ابی محمد
عبد القادر الجیلانی عن ابی سعید المخزومی عن ابی الحسن القرشی عن ابی الفرج
الطرطوسی عن ابی الفضل عبد الواحد التمیمی عن ابیہ الشیخ عبد العزیز
التمیمی عن ابی بکر الشبلی باسنادہ المذکور اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر
سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے انکو سید فضیل سے انکو سید گدا رحمن سے

اونکو سید شمس الدین عارف سے اُنکو سید گدا رحمٰن بن ابو الحسن سے اُنکو شمس الدین صحرائی سے
اُنکو سید عقیل سے اُنکو سید بہاء الدین سے اُنکو سید عبد الوہاب سے اُنکو سید شرف الدین قتال سے
اُنکو سید عبد الرزاق سے اُنکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی رح سے اون کو
ابو سعید مخزمی سے اُنکو ابو الحسن قرشی سے اُنکو ابو الفرح طرطوسی سے انکو ابو الفضل عبد الوحد
تمیمی سے انکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اُنکو ابو بکر شبلی سے اُنکو اُس سند سے جو قبل
اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید خدا وندی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رض **ف** اور شرف الدین
کا لقب قتال ہو السبب نفس کشی کی ریاضت کے مخزم بضم میم وتشدید راے مہملہ مشددہ
مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وَ اَیضًا تَاَدَّبَ شَیخُنَا عَبدُ الرَّحِیمِ عَلٰی رُوحِ جَدِّہٖ
لِاُمِّہٖ الشَّیخِ رَفِیعِ الدِّینِ مُحَمَّدٍ وَ اَجَازَ لَہٗ قَبلَ اَن یُّولَدَ بِسِنِینَ بِطَرِیقِ خَرقِ العَادَۃِ
عَن اَبِیہِ قُطبِ العَالَمِ عَن نَجمِ الحَقِّ جَایُلدَہٗ عَنِ الشَّیخِ عَبدِ العَزِیزِ اور بھی
ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے
اور اُنھون نے اُنکو اجازت طریقت دی اُنکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت
کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اُنکو نجم الحق جایلدہ سے اونکو
شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین وَلَہٗ طُرُقٌ اُخرٰی اَجَازَ لَہُ السَّیِّدُ
عَظمَۃُ اللہِ الاَکبَرآبَادِی عَن اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیخِ عَبدِ العَزِیزِ عَن قَاضِی خَان یُوسُف
النَّاصِحِی عَن حَسَن بنِ طَاہِرٍ عَن سَیِّدِ رَاجِی حَامِد شَاہ عَنِ الشَّیخِ حُسَامِ الدِّینِ المَانِکپُورِی
عَن خُوَاجَہ نُورِ قُطبِ العَالَمِ عَن اَبِیہِ عَلَاءِ الحَقِّ بنِ اَسعَدَ اللَّاہُورِیِّ البَنگَالِی عَن
اَخِی سِرَاجِ عُثمَانَ الاَودِیِّ عَنِ الشَّیخِ نِظَامِ الدِّینِ اَولِیَا عَنِ الشَّیخِ فَرِیدِ الدِّینِ گنجشکر
عَن خُوَاجَہ قُطبِ الدِّینِ بَختیَار کَاکِی عَن خُوَاجَہ مُعِینِ الدِّینِ السَّنجَرِی عَن خُوَاجَہ
عُثمَانَ ہَارُونِی عَن حَاجِی شَرِیفِ الزِّندَنِی عَن خُوَاجَہ مَودُود چِشتِی عَن اَبِیہِ خُوَاجَہ
یُوسُفَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ سِمعَانَ چِشتِی عَن خَالِہٖ خُوَاجَہ مُحَمَّد چِشتِی عَن اَبِیہِ خُوَاجَہ اَبِی اَحمَد

الچشتی عن خواجه ابی اسحٰق الشامی عن ممشاد علو الدینوری عن ابی هبیرة البصری
عن حذیفة المرعشی عن ابراهیم بن ادهم عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد
بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی الله تعالیٰ عنه عن سید المرسلین
صلی الله علیه وآله وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہیں ان کو اجازت دی
سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہوا اپنے باپ دادوں سے انکو شیخ عبد العزیز
سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے
انکو شیخ حسام الدین مانک پوری سے انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق
ابن اسعد سے جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن ہیں بنگالی انکو اخی سراج عثمان اودھی
سے انکو سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے انکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے انکو خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی سے انکو خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی سے ان کو خواجہ
عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے والد
خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے انکو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری سے انکو ابو ہبیرہ بصری سے
انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراہیم بن ادہم سے انکو فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید
سے انکو حسن بصری سے انکو امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ف مولانا نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے
پورب میں جسکو فیض آباد کہتے ہیں اور سنجری بکسر سین مہملہ مسکون جیم و را سے نسبت ہے
سجستان کی طرف جو معرب ہے سیستان کا اور یہ جو سید الاولیا گنج شکر کی لیکن حضرت نظام الدین
اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ
السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالیں بہت ہیں جیسے عبد اللہ کا لقب اجار ہی اور کعب کا لقب
اجبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور ہارون قریہ ہے نزدیک نسے آدھ کوس

بیمار ہوئے شیخ شہر بردہ کو میں نے پیالہ سے پہلے دو گھونٹ لی حرارت سے اور بیمار کو شفا ہوا اُن کے کچھ اور خرچ راہ شہر
شام کے توابع سے دیتا ذکر سیدی الوالد انّہ فضا حسب لما رأی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم وذلک انّہ رأی فی منامہ کأنّہ یبایعہ وعلّمہ النفی والاثبات والنفا من ذکریا النبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام بانّہ علّمہ اسم الذات اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوئے حسب باطن کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بانطباق کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا اُنسے بیعت کی اور آپ نے اُنکو نفی و اثبات کی تعلیم
فرمائی اور حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اور آموختہ ہے اسم ذات کی اُنھوں نے تعلیم فرمائی و
استفادًا من روح الائمۃ الشیخ ابی محمد عبد القادر الجیلانی والخواجہ بہاء الدین محمد نقشبند والخواجہ
معین الدین بن حسن الچشتی وانّہ راٰہم وأخذ منہم الاجازۃ وعرف نسبۃ کل واحد منہم
علی حدتہا مما افاض منہم علی قلبہ وکان یحکی لنا حکایتہا رضی اللہ تعالی عنہ مختصر حقیقت اور بھی
والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور
خواجہ معین الدین ابن حسن چشتی کی روح سے اور اُنکو خواب میں دیکھا اور اُنسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت اُنسے علیحدہ
علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُنکے دل پر اور حضرت والد ہمسے اُسکی حکایت بیان فرماتے تھے
حق تعالی اُنسے اور اُن حضرات سب سے راضی ہو وامّا العلوم الظاہرۃ من التفسیر والحدیث والفقہ والعقائد
والنحو والصرف والکلام والاصول والمنطق فقد تعلّمناہا من سیدی الوالد رضی اللہ عنہ وقرء صغار
الکتب علی اخیہ ابی الرضا محمد والکبار منہا علی امیر زاہد الہروی صاحب الحواشی المشہورۃ
عن میرزا فاضل عن ملا یوسف الکوسج عن میرزا جان وغیرہ عن المحقق ملا جلال الدوانی
عن ابیہ اسعد وغیرہ عن تلامذۃ العلامۃ التفتازانی والعلامۃ الشریف الجرجانی رضی اللہ
تعالی عنہم اجمعین اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور
اصول اور منطق کے سو انکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے
بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں امیر زاہد ہروی سے پڑھیں جو مصنف ہیں حواشی مشہورہ
درسیہ کے اور امیر زاہد نے میرزا فاضل سے اُنھوں نے ملا یوسف کوسج سے اُنھوں نے میرزا جان وغیرہ سے

انھون نے محقق ملا جلال دوانی سے انھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ
میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین
مشہور اور معلوم ہی لہذا مصنف نے سکوت ذکر فرمایا وَاَجَازَنِیْ مِشْکٰوۃَ الْمَصَابِیْحِ وَصَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرَہٗ مِنَ
الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَۃِ الثَّبْتُ حَاجِیْ مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ مُحَمَّدٍ سَعِیْدٍ
عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیِّ بِسَنَدِہِ الطَّوِیْلِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ مَقَامَاتِہٖ وَھٰذَا
اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا اور مجھ کو
اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ
عبدالاحد سے انھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہرندی
سے انکی سند طویل مذکور ہی انکے مقامات اور تصانیف مین اور یہ تمامی اس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے
اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حقتعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن
مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اسکے حسن توفیق سے ترجمہ **قول الجمیل** کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ھ
بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہوگیا حقتعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو ببرکت ارواح طیبہ اولیاے
کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی
فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نوالہ والصلوۃ علی محمد وآلہ **امابعد** یہ کتاب فیض انتساب **قول الجمیل** تصنیف
لطیف عارف کامل عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسومہ بہ
شفاء العلیل مولوی خرم علیصاحب بلھوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور
حواشی مولانا نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی حسب ایماء برادر مکرم جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب
تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ۱۶ باہتمام کمترین انام **محمد قمر الدین** مالک مطبع قیومی کانپور شکاپور مین
ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ کو حلیہ طبع سے مزین ہوئی شائقین وناظرین مالک ومصحح وکاتب کو بدعاے خیر یاد فرماوین